R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

# فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

SUNDAY 14 JUNE 2026 VOLUME:14 ISSUE :22 Rs.2.00 PAGES 4

اتوار ۱۴/جون ۲۰۲۶ء ۲۸/ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ جلد (۱۴) شمارہ (۲۲) قیمت ایک روپیہ

# تلنگانہ کی ترقی میں مرکز سے تعاون کی اپیل،

## نیتی آیوگ اجلاس سے چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ ملک کی ترقی کیلئے تعلیم اور صحت بنیادی ستون کی طرح ہیں۔ نئی دہلی میں نیتی آیوگ کی گورننگ کونسل کے 11 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ طبقاتی مردم شماری کے بعد تلنگانہ میں ترقیاتی ماڈل تیار کیا گیا ہے جس کے تحت تعلیمی انقلاب، ہنرمندی کی ترقی اور عالمی معیار کی انفراسٹرکچر سہولتوں پر توجہ دی جارہی ہے۔ راشٹرپتی بھون میں منعقدہ اجلاس کی صدارت وزیراعظم نریندر مودی نے کی۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ ملک کی ترقی دراصل عوام کی ترقی ہے۔انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت ہی عوام کو معاشی طاقت اور قوم کے معمار بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ حکومت کی جانب سے 2024 میں سماجی، معاشی، تعلیمی، روزگار، سیاسی اور ذاتی سروے کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف طبقات کی حقیقی صورتحال منظر عام پر آئی۔ ریاست میں 3.55 کروڑ افراد اور 242 طبقات کے اعداد وشمار جمع کئے گئے۔ سروے سے پتہ چلا کہ دولت اور زمین کے مقابلہ میں تعلیم، سماجی پسماندگی پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے اسی لئے ہر شہری کو معیاری تعلیم فراہم کرنا وکست بھارت 2047 نشانہ کے حصول کا موثر ذریعہ ہے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ محکمہ تعلیم کا قلمدان انہوں نے اپنے پاس رکھا ہے کیونکہ تعلیم کی طاقت پر مکمل یقین ہے۔ گزشتہ 75 برسوں میں مفت تعلیم کی فراہمی پر توجہ دی گئی لیکن معیاری تعلیم فراہم کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس مقصد کے تحت تلنگانہ حکومت سرکاری اسکولوں میں ضروری سہولتیں فراہم کرتے ہوئے تعلیمی انقلاب برپا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں میں انگلش میڈیم، ڈیجیٹل کلاس رومس، مفت ناشتہ، دوپہر کا کھانا، شام کے اسنیکس، اسکول بسیں، کھیل کود کی سہولت اور معیاری تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔ نرسری سے انٹرمیڈیٹ تک ایک ہی کیمپس میں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حکومت کے ینگ انڈیا اسکولس میں تمام طبقات کے طلبہ ایک ہی چھت کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر اسمبلی حلقہ میں ینگ انڈیا انٹیگریٹیڈ اقامتی اسکولس کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سماجی مساوات کو فروغ حاصل ہوگا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ اگر ملک کی کسی بھی ریاست کے چیف منسٹر یا سرکاری عہدیدار ینگ انڈیا اسکولس کا معائنہ کرنا چاہیں تو حکومت انتظام کرنے تیار ہے۔انہوں نے کہا کہ آرٹیفشل انٹلیجنس کے دور میں نوجوانوں کو نئی ٹکنالوجی سے آراستہ کرنا ضروری ہے۔ تلنگانہ کے تمام آئی ٹی آئیز کو جدید ٹکنالوجی ٹریننگ سنٹر میں تبدیل کرنے کیلئے ٹاٹا گروپ کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔ کمپنی 2100 کروڑ کی سرمایہ کاری کرے گی۔ چیف منسٹر نے تلنگانہ رائزنگ ویژن 2047 کی تفصیلات سے اجلاس کو واقف کرایا۔انہوں نے تجویز پیش کی کہ ملک کی معاشی ترقی کیلئے دہلی، ممبئی، کولکتہ، چینائی، حیدرآباد اور بنگلور کی ترقی کیلئے وزیراعظم کے دفتر کی نگرانی میں خصوصی ٹاسک فورس قائم کی جائے۔انہوں نے مذکورہ شہروں کی بنیادی ترقی کیلئے 6 لاکھ کروڑ کے خصوصی فنڈس کی تجویز پیش کی اور کہا کہ ہر شہر کو ایک لاکھ کروڑ فراہم کئے جائیں۔ چیف منسٹر نے تلنگانہ کی ترقی میں مرکزی حکومت سے تعاون کی درخواست کی اور ریجنل رنگ روڈ، میٹرو فیس II، موسیٰ ندی ترقیاتی منصوبہ، بھارت فیوچر سٹی، پالمور رنگاریڈی پراجکٹ اور حیدرآباد میں آئی آئی ایم کے قیام کیلئے مرکز سے درخواست کی

# تلنگانہ کانگریس میں بی جے پی کے جاسوس، مدھیہ پردیش کے وزیر کا انکشاف

## مخالف میناکشی نٹراجن عناصر سرگرم، کاغذات کے انکشاف پر کانگریس پارٹی میں ہلچل

حیدرآباد۔ کانگریس پارٹی میں کیا واقعی بی جے پی کے جاسوس سرگرم ہیں؟ مدھیہ پردیش میں راجیہ سبھا نشست کے لئے اے آئی سی سی جنرل سکریٹری انچارج تلنگانہ میناکشی نٹراجن کے پرچہ ؟ نامزدگی کو مسترد کئے جانے کے بعد سیاسی حلقوں میں یہ سوال تیزی سے گشت کررہا ہے اور کانگریس پارٹی دفاعی موقف میں نظر آرہی ہے۔ میناکشی نٹراجن کے پرچہ ؟ نامزدگی کو ریٹرننگ آفیسر نے یہ کہتے ہوئے مسترد کردیا کہ نٹراجن نے تلنگانہ میں ان کے خلاف درج ایک مقدمہ کے بارے میں پرچہ ؟ نامزدگی میں حوالہ نہیں دیا۔ مقامی بی جے پی قائدین کی جانب سے ریٹرننگ آفیسر کو تلنگانہ کے کچھ دستاویزات پیش کئے گئے جن میں مقامی عدالت کی جانب سے میناکشی نٹراجن کو نوٹس کی اجرائی کا انکشاف ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ حیدرآباد سے مدھیہ پردیش کے بی جے پی قائدین کو یہ کاغذات حاصل ہوئے۔ سیاسی حلقوں اور خاص طور پر سوشیل میڈیا میں بحث چھڑگئی ہے کہ کانگریس پارٹی میں کیا واقعی بی جے پی کے جاسوس سرگرم ہیں جو وقتاً فوقتاً پارٹی کے اہم راز بی جے پی قیادت تک پہنچا رہے ہیں۔ میناکشی نٹراجن کے پرچہ ؟ نامزدگی کو مسترد کئے جانے کے بعد مدھیہ پردیش کے بی جے پی وزیر کیلاش وجئے ورگیہ نے یہ انکشاف کرتے ہوئے کانگریس کی مشکلات میں اضافہ کردیا کہ مقدمہ سے متعلق کاغذات کانگریس سے وابستہ افراد نے بی جے پی تک پہنچائے ہیں۔ کیلاش وجئے ورگیہ کے بیان کے بعد تلنگانہ کانگریس کے حلقوں میں یہ بحث چھڑگئی ہے کہ آیا واقعی کسی اندرونی شخص نے جاسوسی کی ہے۔اس بات کا شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ تلنگانہ کانگریس میں مخالف میناکشی نٹراجن گروہ نے عدالت کی نوٹس کے بارے میں تفصیلات بی جے پی تک پہنچائی ہیں۔ مدھیہ پردیش کے وزیر شہری ترقی کیلاش وجئے ورگیہ نے کہا کہ کانگریس کے اندر سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ بی جے پی کو جو کاغذات حاصل ہوئے ہیں وہ کس نے دیا اور کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی حالت کے بارے میں ہر کوئی بخوبی اندازہ کرسکتا ہے۔ تلنگانہ میں کانگریس کی حکومت ہے اور ہمارے پاس تلنگانہ کے کاغذات پہنچے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کانگریس کے لوگوں نے ہی یہ جانکاری دی ہوگی۔ ہمارے پاس تو یہ جانکاری نہیں تھی۔ وجئے ورگیہ نے صاف طور پر اشارہ دیا ہے کہ کانگریس کے اندرونی حلقوں سے میناکشی نٹراجن پر مقدمہ سے متعلق دستاویزات حاصل ہوئے ہیں۔ بی جے پی وزیر کے انکشاف کے بعد یہ ثابت ہوچکا ہے کہ میناکشی نٹراجن کے پرچہ ؟ نامزدگی کو مسترد کئے جانے میں تلنگانہ کا اہم رول ہے۔ اطلاعات کے مطابق کانگریس کے بعض ناراض عناصر نے مقدمہ سے متعلق دستاویزات تلنگانہ کے بی جے پی قائدین تک پہنچائے جنہیں مدھیہ پردیش روانہ کیا گیا۔

# فیوچر سٹی کی مخالفت عوام کیلئے ناقابل قبول، ڈیولپمنٹ اتھاریٹی آفس کا افتتاح،

## چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد۔) چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ حکومت بھارت فیوچر سٹی کو عالمی معیار کی سہولتوں کے ساتھ ترقی دینے کا منصوبہ رکھتی ہے اور عنقریب یہ ایک عالمی شہر کے طور پر اپنی شناخت بنائے گا۔ بھارت فیوچر سٹی میں دنیا بھر کی 500 فارچیون کمپنیوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دی گئی ہے۔ ریونت ریڈی فیوچر سٹی ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے آفس کی افتتاحی تقریب کے بعد جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ فیوچر سٹی میٹرو پولیٹن شہروں کی طرح بہتر انفراسٹرکچر کے ذریعہ دنیا کیلئے رول ماڈل بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محض 150 دنوں میں فیوچر سٹی ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے آفس کا افتتاح کیا جارہا ہے جو تیزی سے ترقی کی سمت ایک اہم پیش قدمی ہے۔انہوں نے کہا کہ بھارت فیوچر سٹی کے ذریعہ تلنگانہ 2034 تک ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کے نشانہ کو پورا کرسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ترقی کیلئے اطراف کے بعض مواضعات کو فیوچر سٹی میں ضم کیا گیا۔ حیدرآباد کو آلودگی سے پاک شہر بنانے کیلئے حکومت کو عوام کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ریونت ریڈی نے بتایا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ فیوچر سٹی اتھاریٹی آفس کا دورہ کرتے رہیں گے جبکہ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا اور وزیر صنعت ڈی سریدھر بابو ہفتہ میں ایک دن فیوچر سٹی کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔ چیف منسٹر نے فیوچر سٹی کے منصوبہ کو منسوخ کرنے سے متعلق بی آر ایس قائدین کی دھمکیوں پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس فیوچر سٹی پراجکٹ میں رکاوٹ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کے ٹی آر نے بیرونی دورہ کے موقع پر بھی فیوچر سٹی پراجٹ کی مخالفت کی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ اپوزیشن کی رکاوٹوں کے باوجود حکومت شہر اور اطراف کے علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کو جاری رکھے گی۔انہوں نے کہا کہ تابناک مستقبل کی آج ہی بنیاد رکھی جارہی ہے اور آنے والی نسلوں کو فیوچر سٹی سے فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد ایک عظیم تاریخ رکھتا ہے اور 200 سال قبل حیدرآباد کی توسیع کے نتیجہ میں سکندرآباد کے ساتھ یہ جڑواں شہر کے طور پر ترقی کر رہا ہے۔ ریاست کی 60 فیصد آمدنی حیدرآباد اور سکندرآباد سے حاصل ہوتی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ رنگاریڈی ضلع کی اراضیات کی قیمت سونے سے زیادہ ہے۔ 1908 کے سیلاب میں بھاری جاری نقصان ہوا تھا اور اس وقت کے نظام نے موسیٰ ندی پر مختلف تعمیرات اور حفاظتی اقدامات کئے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی ٹیک سٹی، آؤٹر رنگ روڈ، انٹرنیشنل ایرپورٹ اور جینوم ویلی جیسے منصوبوں کی بھی مخالفت کی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ اگر مذکورہ پراجکٹس کی تکمیل نہ ہوتی تو 10 لاکھ لوگوں کو روزگار حاصل نہ ہوتا۔انہوں نے کے سی آر پر تنقید کی اور کہا کہ فارم ہاؤز میں بیٹھ کر حکومت کے پراجکٹس کی مخالفت کے لئے دو قائدین کو آگے کرچکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ جو کوئی فیوچر سٹی کو منسوخ کرنے کی بات کرے گا تو اسے آئندہ الیکشن میں اپوزیشن کا درجہ بھی حاصل نہیں ہوگا۔انہوں نے کہا کہ حیدرآباد اور رنگاریڈی میں لینڈ مافیا کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے تاکہ سرکاری اراضیات اور جھیلوں کا تحفظ ہو۔

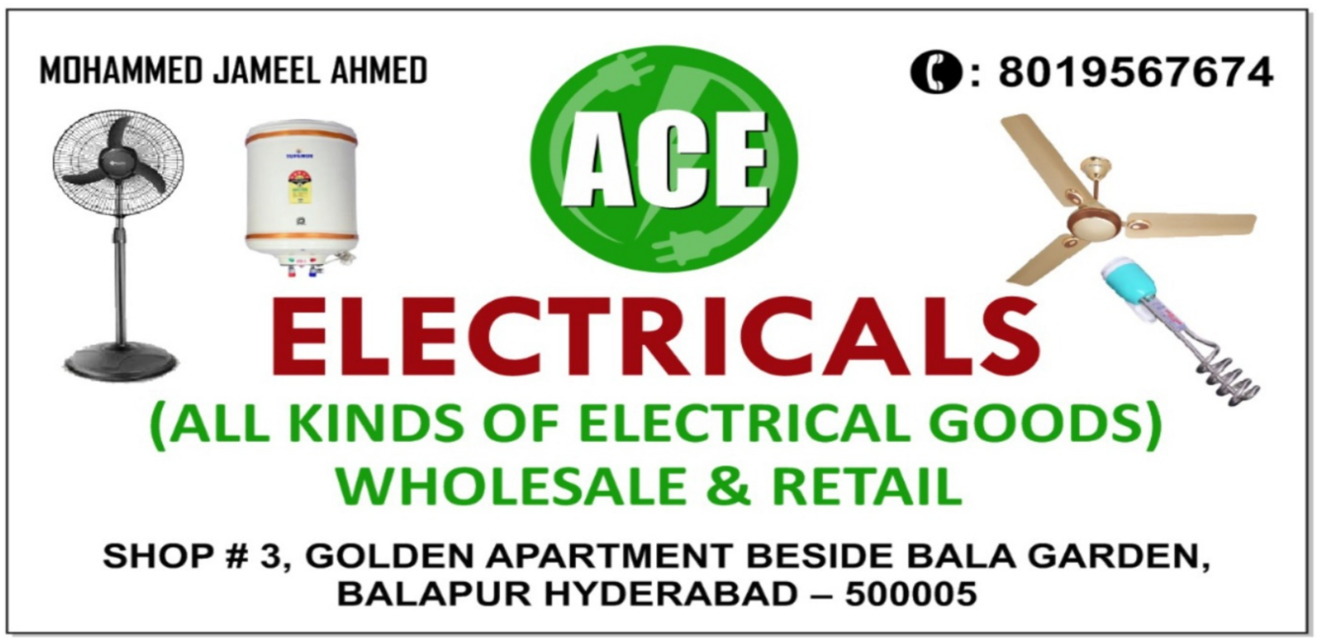

# چاند پر جانے والے ناسا کے خلانورد اب پراڈا کے ڈیزائن کردہ اسپیس سوٹس پہنیں گے

اطالوی لگژری فیشن ہاؤس پراڈا نے اتوار کے روز اپنے جدید ترین اندرونی خلائی لباس کی رونمائی کی، جو آئندہ قمری مشنز میں استعمال ہوگا۔ یہ لباس خلائی انفراسٹرکچر کمپنی ایکسیم اسپیس کے اشتراک سے تیار کیا گیا ہے۔ ایل سی وی جی نامی اس اندرونی سوٹ میں کپڑے کے اندر ہی جدید وینٹی لیشن سسٹمز بُنے گئے ہیں، جبکہ ایک خاص کولنگ سسٹم ٹھنڈا پانی باریک نالیوں کے ذریعے جسم کے اہم عضلاتی حصوں تک پہنچاتا ہے، تاکہ خلاباز سخت حالات میں بھی آرام دہ اور متوازن درجہ حرارت برقرار رکھ سکیں۔ پراڈا کے چیف مارکیٹنگ آفیسر لورینزو برٹیلیکا کہنا تھا کہ کمپنی اس نئی کامیابی کو پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہی ہے، جو ایکسیم اسپیس کی خلائی مہارت اور پراڈا کے ڈیزائن، پیٹرن سازی اور جدید مواد کے شعبوں میں مہارت کے منفرد امتزاج کا نتیجہ ہے۔ یہ پیش رفت انسانیت کی چاند کی سطح پر واپسی کے سفر میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگی۔ دوسری جانب ایکسیم اسپیس کے سی ای او جوناتھن کرٹین کا کہنا تھا کہ خلائی انجینئرنگ کی بہترین صلاحیتوں کو لگژری دستکاری اور جدید پروڈکٹ ڈیولپمنٹ کے ساتھ جوڑ کر ایسا لباس تیار کیا گیا ہے جو دونوں کمپنیوں میں سے کوئی ایک اکیلے نہیں بنا سکتی تھی۔ یہی بین الشعبہ تعاون انسانی خلائی سفر کے اگلے دور کی پہچان بنے گا۔

---

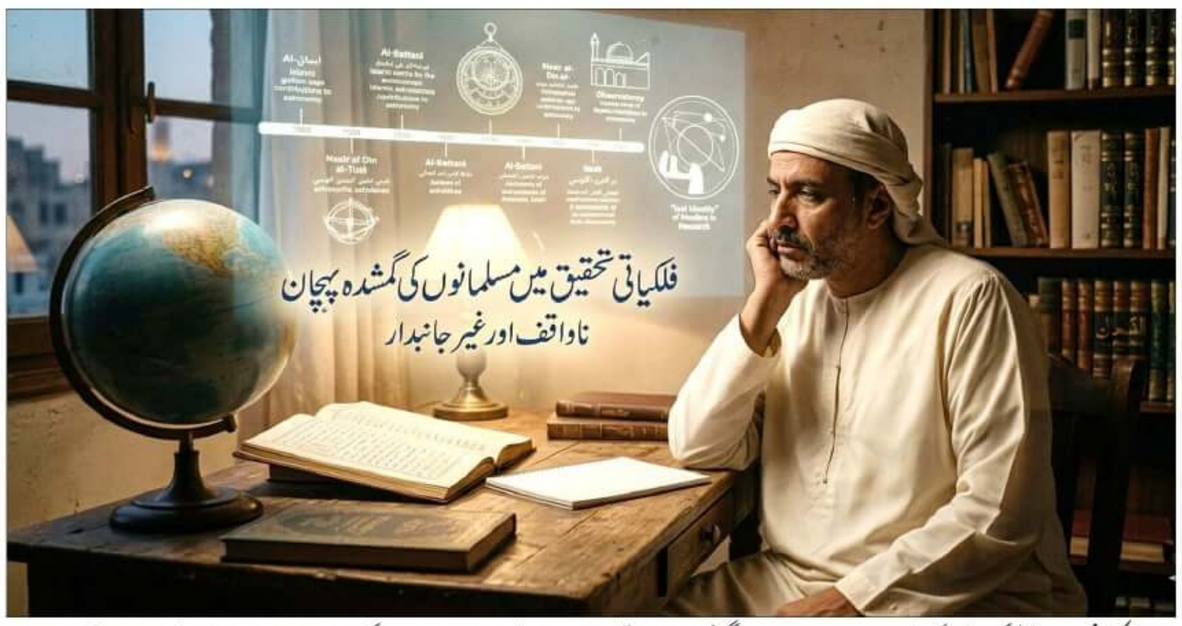


## شاہنواز حسین

جامعہ دارالہدیٰ ہانگل سینٹر

جو فلکیاتی علم ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کی جدو جہد سے وراثت میں حاصل ہوا تھا، آج ہم مسلمان اسے کھو چکے ہیں۔ جس علم کو مسلم حکیموں نے آگے بڑھایا، آج وہ کسی اور کے ہاتھ میں جا چکا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں: ایک، مسلمانوں کا کمزور پڑ جانا، جو دورِ حاضر میں صرف اور صرف نا علمی اور جہالت کی وجہ سے ممکن ہوا۔ دوسری وجہ؛ یورپی ممالک کی سازش، جس کے چنگل میں آج ہم پھنستے چلے جا رہے ہیں۔

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ دینی علم کا مطلب صرف قرآن اور حدیث پڑھنا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اس علم کے مطابق عمل اور اللہ کی رضا مطلوب ہونی چاہیے۔ اگر قرآن وحدیث کا علم پیسہ کمانے کی نیت سے حاصل کیا جائے تو وہ علمِ دین نہیں بلکہ علمِ دنیا ہوگا، کیونکہ وہ علم، علم نافع نہیں یعنی آخرت میں اس علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی علمِ نجوم اس نیت سے سیکھے کہ وہ اللہ کی قدرت کو پہچان سکے، تو اس کا شمار علم دین میں ہوگا، کیونکہ وہ اللہ کی معرفت کے لیے علم حاصل کر رہا ہے، نہ کہ دنیاوی غرض سے۔ اسی لیے جو بھی علم حاصل کیا جائے، اس میں اللہ کی رضا شامل ہونا ضروری ہے، ورنہ وہ علم، علم نافع نہیں ہوتا، چاہے انسان اس میں کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو۔

آج اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو علمِ حدیث سیکھتے ہیں مگر محدث بن کر نام کمانے کے لیے نہیں، اور علمِ قرآن سیکھتے ہیں مگر دوسروں کو سنانے یا مشہور ہونے کے لیے نہیں، بلکہ اپنی نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے۔

آج مسلمان شاید یہ بھول رہے ہیں کہ فلکیاتی تحقیق میں ان کی جو تحقیقات ہیں، ان میں انہی کے آباؤ اجداد کا حصہ ہے، جس پر بجائے ہمارے یہود ونصاریٰ کے نام لکھ دیے جا چکے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جس طرح علم کی اہمیت کو سمجھا اور جس میدان میں قدم رکھا، وہاں بے شمار کتابیں تصنیف کیں، آج ہم نے انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ لیکن انہیں کی بدولت ہمارے پاس کچھ کتابیں موجود ہیں جن کے ذریعے ہم آج اپنے علمی ورثے کا ثبوت دیتے ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ آج ہمارے پاس علم حاصل کرنے کے کئی ذرائع موجود ہیں، مگر ہم ان کا صحیح استعمال نہیں کر رہے، بلکہ انہیں صرف پیسہ کمانے، دنیا کی لذت حاصل کرنے اور اپنی خواہشات پوری کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو ہمارے دور میں اتنے بڑے بڑے علمائے کرام موجود نہیں جتنے صحابہ کرام اور تابعین کے زمانے میں تھے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس آلات نہیں ہیں، بلکہ اس کی وجہ ہماری محنت اور لگن ہے، کیونکہ ہم محنت ہی نہیں کرتے۔ ان کے زمانے میں آلات نہیں تھے، پھر بھی انہوں نے دین کی خاطر بے پناہ محنت کی۔ اسی وجہ سے ان کا شمار بڑے بڑے سائنس دانوں اور علماء میں ہوتا تھا، اور یہ سب ان کی محنت کا نتیجہ تھا۔ مسلمانو! جاگو اور اپنے دین کو سنبھالو، کیونکہ ہمارے بعد آنے والی نسلیں ہم سے بھی زیادہ کمزور ہو سکتی ہیں۔ نہ انہیں نماز کا صحیح علم ہوگا نہ روزے کا، پھر بھی بڑے بڑے فتوے دیں گے۔ جاہلوں کا دور ہوگا اور دین کا شعور کم ہوتا جائے گا۔ اسی لیے ابھی بھی وقت ہے کہ اپنے دین کو بچاؤ اور اس حد تک لے جاؤ کہ بڑے بڑے سائنس دانوں میں ہمارا ذکر ہو اور بڑے بڑے اطباء میں ہمارا نام آئے۔

اب بات کریں یورپی ممالک کی سازش کی، تو اس موضوع پر بہت سے مباحثین نے مختلف نظریات پیش کیے ہیں تاکہ مسلمان یہ جان سکیں کہ کس طرح ان سے ان کا علمی ورثہ چھین لیا گیا اور اسے دوسروں کے نام کر دیا گیا۔

دانشوروں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمان سائنس دانوں نے حیرت انگیز مشاہدات، تجربات اور تحقیقات کی بنیاد رکھی۔ ایک معروف مؤرخ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ قرونِ وسطیٰ میں اس علم میں مسلمانوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ اس کی ایک بڑی مثال ابن سینا ہیں، جنہوں نے اس علم کو ایک نیا اسلوب دیا اور اسے آگے بڑھایا۔ انہیں جدید طب کا بانی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

اسی طرح ایک اور مؤرخ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ابن سینا جیسا محقق تاریخ میں کم ہی پیدا ہوا ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام علمی تحقیقات یہودیوں اور عیسائیوں کے نام کیسے ہو گئیں؟ اس کا ایک جواب یہ دیا جاتا ہے کہ 1832 میں "دارالحکمہ" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا، جہاں عربی تصنیفات کو مختلف زبانوں میں منتقل کیا جاتا تھا۔ اس عمل کے دوران یورپی لوگوں نے نہ صرف ان کتابوں سے فائدہ اٹھایا بلکہ ان کے مصنفین کے نام بھی بدلنے شروع کر دیے۔ مثال کے طور پر ابن رشد، بوعلی سینا اور موسیٰ بن میمون کے ناموں کو یورپی طرز پر لکھا جانے لگا۔ اسی طرح کئی اور نام بھی تبدیل کر دیے گئے اور مسلمانوں کی تصنیفات کو اپنے نام سے پیش کیا گیا۔

اسے سازش کہنا بھی غلط نہیں ہوگا، کیونکہ ابتدا میں صرف ترجمہ کیا گیا، مگر بعد میں مصنفین کے نام بھی بدل دیے گئے۔ یہی ایک بڑی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی تحقیقات دوسروں کے نام ہو گئیں اور آج علمِ طب میں بھی انہی کا نام زیادہ لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان حقائق کو سمجھیں اور علم میں مضبوطی حاصل کریں، کیونکہ علم ہی وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے ہم اپنا کھویا ہوا مقام واپس حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نئی ایجادات تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اگر چھیننے کی بات کی جائے تو یہ صرف علم تک محدود نہیں، بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم وستم ہو رہا ہے، ان کے گھر، بچے اور والدین تک چھینے جا رہے ہیں۔ مسلمانو! جاگو اور اپنے آباؤ اجداد کی وراثت کو واپس لاؤ، جو کہ صرف علم وتعلیم ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

---

# قدیم چینی طب میں استعمال ہونیوالی دوا گنج پن کا علاج کر سکتی ہے: تحقیق

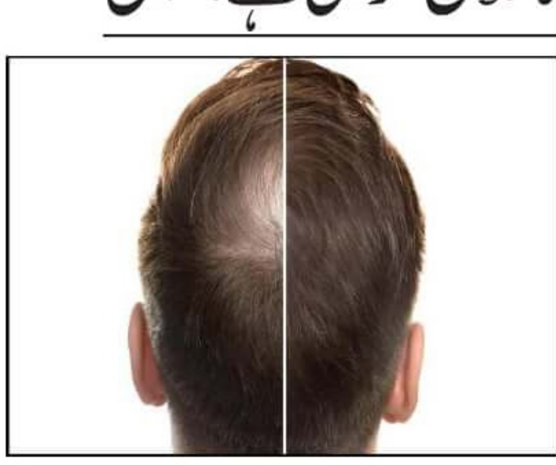

سائنس دانوں کو ایک تحقیق میں معلوم ہوا ہے کہ قدیم چینی طب میں استعمال ہونے والی ایک جڑ گنج پن کا علاج کر سکتی ہے۔ اینڈروجینیٹک ایلوپیشیا بالوں کے جھڑنے کی سب سے عام قسم ہے، جو دنیا بھر میں لاکھوں مردوں اور خواتین کو متاثر کرتی ہے۔ یہ مسئلہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ وقت کے ساتھ بالوں کے فولیکلز (جڑیں) سکڑنے لگتے ہیں۔ جب فولیکلز چھوٹے ہوتے جاتے ہیں تو وہ پہلے کے مقابلے میں باریک، کمزور اور چھوٹے بال پیدا کرتے ہیں، یہاں تک کہ بالوں کی افزائش بہت کم ہو جاتی ہے یا مکمل طور پر رک سکتی ہے۔ موجودہ علاج، جیسے فائناسٹرائیڈ اور مینوکسیڈل، بعض افراد کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں، لیکن ہر کسی کے لیے مثالی نہیں ہیں۔ فائناسٹرائیڈ ان ہارمونز کو نشانہ بناتی ہے جو بالوں کے فولیکلز کو سکڑنے کا باعث بنتے ہیں جبکہ مینوکسیڈل کو سر کی جلد پر لگایا جاتا ہے تاکہ بالوں کی نشوونما کو تحریک مل سکے۔

---

# گردوں کی خطرناک بیماری

## یہ ۷ علامات جنہیں نظرانداز کرنا خطرناک ہوسکتا ہے

گردے انسانی جسم کے نہایت اہم اعضا ہیں جو خون کو صاف کر کے فاضل مادوں اور اضافی پانی کو پیشاب کے ذریعے خارج کرتے ہیں۔ ماہرین صحت کے مطابق اگر گردے صحیح انداز میں کام کرتے رہیں تو کئی دائمی بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ تاہم حالیہ برسوں میں گردوں کے امراض میں تشویشناک اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ابتدائی علامات کو بروقت پہچان کر سنگین پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ گردوں کی بیماری کی علامات مرض کی نوعیت کے مطابق مختلف ہو سکتی ہیں، اور اکثر ابتدائی مرحلے میں کوئی واضح علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ لیکن جیسے جیسے بیماری بڑھتی ہے، جسم میں کئی نمایاں تبدیلیاں سامنے آنے لگتی ہیں جنہیں نظرانداز کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

**پیشاب میں تبدیلی:** ماہرین کے مطابق گردوں کے متاثر ہونے کی سب سے پہلی علامات عموماً پیشاب میں تبدیلی کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔ بار بار پیشاب آنا، خصوصاً رات کے وقت زیادہ پیشاب آنا، جھاگ دار پیشاب، پیشاب میں خون کا آنا یا پیشاب کرنے میں دشواری گردوں کی خرابی کی واضح علامات ہو سکتی ہیں۔

**سوجن:** جسم کے مختلف حصوں میں سوجن بھی گردوں کی کمزور کارکردگی کی اہم علامت ہے۔ جب گردے اضافی سیال جسم سے خارج نہیں کر پاتے تو پیروں، ٹخنوں، ہاتھوں، چہرے اور آنکھوں کے گرد سوجن پیدا ہو سکتی ہے۔

**تھکاوٹ اور کمزوری:** مسلسل تھکاوٹ اور جسمانی کمزوری کو بھی گردوں کے مسائل سے جوڑا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق گردوں کی کارکردگی متاثر ہونے پر خون میں فاضل مادے جمع ہونے لگتے ہیں اور خون کی کمی بھی ہو سکتی ہے، جس کے نتیجے میں مریض ہر وقت تھکن محسوس کرتا ہے۔

**خارش اور خشکی:** جلد کی خارش، خشکی اور دانے بھی گردوں کی خرابی کی ابتدائی علامات میں شامل ہیں۔ جب جسم سے زہریلے مادے صحیح طور پر خارج نہیں ہو پاتے تو وہ خون میں شامل ہو کر جلدی مسائل پیدا کرتے ہیں۔

**الٹی اور کم بھوک:** متلی، الٹی، بھوک میں کمی، پیٹ بھرا محسوس ہونا اور سانس کی بدبو بھی گردوں کی خرابی کی علامت ہو سکتی ہے۔ یہ علامات اس وقت سامنے آتی ہیں جب خون میں جمع ہونے والے فاضل مادے نظام ہاضمہ کو متاثر کرتے ہیں۔

**پٹھوں میں درد:** ٹانگوں یا دیگر پٹھوں میں بار بار درد اور کھچاؤ بھی گردوں کے امراض کی ایک اہم علامت ہے۔ اس کی وجہ جسم میں پوٹاشیم، کیلشیم اور دیگر ضروری معدنیات کا عدم توازن بن سکتا ہے۔

طبی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگرچہ یہ علامات صرف گردے کی بیماری کی حتمی نشانی نہیں ہوتیں، تاہم انہیں نظرانداز کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسی علامات ظاہر ہونے پر فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں نے خاص طور پر شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ گردوں کے باقاعدہ ٹیسٹ کرواتے رہیں تاکہ کسی بھی مسئلے کی بروقت تشخیص ممکن ہو سکے۔

---

## ڈاکٹر ریاض

زندگی ہمیں ایک مسلسل اور رواں سفر کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ ہم جاگتے ہیں، چلتے ہیں، بولتے ہیں، سوچتے ہیں، یاد کرتے ہیں، ردِعمل دیتے ہیں اور دنیا میں اس طرح آگے بڑھتے ہیں جیسے وجود ایک دریا کی مانند مسلسل بہہ رہا ہو۔ لیکن ایک دلچسپ سائنسی خیال ہمیں ذرا ٹھہر کر سوچنے پر مجبور کرتا ہے: کیا واقعی زندگی ایک مسلسل بہاؤ ہے، یا ہمارا دماغ الگ الگ لمحوں کو جوڑ کر اسے ایک مسلسل حقیقت کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کرتا ہے؟

یہ خیال پہلی نظر میں فلسفیانہ محسوس ہو سکتا ہے، مگر اس کے پیچھے گہرا سائنسی مفہوم موجود ہے۔ جب ہم کوئی فلم دیکھتے ہیں تو ہمیں ہزاروں الگ الگ تصویریں نظر نہیں آتیں۔ ہمیں حرکت دکھائی دیتی ہے۔ لوگ چلتے ہوئے نظر آتے ہیں، گاڑیاں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں، درخت ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور چہروں کے تاثرات بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں فلم بہت سی ساکت تصویروں، یعنی فریمز، سے مل کر بنتی ہے۔ ہر فریم اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، مگر جب یہ فریمز تیزی سے ہماری آنکھوں کے سامنے گزرتے ہیں تو دماغ انہیں حرکت میں بدل دیتا ہے۔

انسانی تجربہ بھی شاید کسی حد تک اسی طرح کام کرتا ہے۔ ہماری آنکھیں، کان، جلد، یادداشت، جذبات اور خیالات مسلسل دنیا سے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ دماغ ان معلومات کو محض کیمرے کی طرح ریکارڈ نہیں کرتا۔ وہ انہیں منتخب کرتا ہے، ترتیب دیتا ہے، ان کی تدوین کرتا ہے اور پھر ان کی تشریح کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہمیں ایک ایسی حقیقت دکھاتا ہے جسے ہم اپنی زندگی کا تجربہ سمجھتے ہیں۔

یہیں سے یہ خیال نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ ہم عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا کو بالکل ویسا ہی دیکھ رہے ہیں جیسی وہ ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ ہم دنیا کو ویسا دیکھتے ہیں جیسا ہمارا دماغ اسے ہمارے لیے تیار کرتا ہے۔ حقیقت ہمارے پاس توجہ، یادداشت، جذبات، عقائد، ثقافت، خوف، توقعات اور ماضی کے تجربات کے فلٹرز سے گزر کر آتی ہے۔ دنیا ہمیں واقعات دیتی ہے، مگر ذہن ان واقعات کو معنی دیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ حقیقت جھوٹی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کا ہمارا تجربہ ذہن کے ذریعے تشکیل پاتا ہے۔ دماغ ایک خاموش تماشائی نہیں، بلکہ ایک فعال مدیر ہے۔ وہ مختلف اشاروں اور احساسات کو جوڑ کر ایک بامعنی کہانی بناتا ہے۔ اگر دماغ یہ کام نہ کرے تو زندگی ناقابل برداشت افراتفری بن جائے۔ ہر لمحہ دماغ بے شمار معلومات حاصل کرتا ہے: ٹریفک کی آواز، روشنی کی شدت، کرسی کا دباؤ، لوگوں کی حرکت، کل کی یاد، کل کی فکر اور آج کی ذمہ داریاں۔ اگر یہ سب کچھ بغیر کسی ترتیب اور انتخاب کے ہمارے شعور میں داخل ہو جائے تو ہم ذہنی طور پر مفلوج ہو جائیں۔

اسی لیے دماغ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ وہ فیصلہ کرتا ہے کہ کس چیز پر توجہ دینی ہے اور کس چیز کو نظرانداز کرنا ہے۔ لیکن یہی صلاحیت کبھی کبھی ہمیں گمراہ بھی کر سکتی ہے۔ دو افراد ایک ہی واقعے سے گزرتے ہیں، مگر دونوں کی حقیقت مختلف ہو سکتی ہے۔ ایک طالب علم امتحان میں ناکامی کو امید کا خاتمہ سمجھتا ہے، جبکہ دوسرا اسی ناکامی کو بہتری کا موقع سمجھتا ہے۔ ایک شخص تنقید سن کر خود کو ذلیل محسوس کرتا ہے، جبکہ دوسرا انہی الفاظ کو اصلاح کی رہنمائی سمجھتا ہے۔ ایک انسان تاخیر کو سزا سمجھتا ہے، جبکہ دوسرا اسے بہتر تیاری کا وقت سمجھتا ہے۔

واقعہ ایک چیز ہے، مگر اسے دیکھنے کا فریم ایک الگ چیز ہے۔

یہی وجہ ہے کہ "فریمز" کا تصور آج کی زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔ ہمیں صرف وہ چیز پریشان نہیں کرتی جو ہمارے ساتھ پیش آتی ہے، بلکہ اکثر وہ فریم ہمیں پریشان کرتا ہے، جس کے ذریعے ہم اس واقعے کو دیکھتے ہیں۔ اگر رد کیے جانے کو غلط فریم میں دیکھا جائے تو وہ ذلت بن جاتا ہے، لیکن اگر اسے درست فریم میں دیکھا جائے تو وہ کسی بہتر راستے کی طرف اشارہ بن سکتا ہے۔ غلطی اگر منفی فریم میں دیکھی جائے تو شرمندگی بن جاتی ہے، مگر مثبت فریم میں وہ سیکھنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ مشکل وقت یا تو راستے کا اختتام محسوس ہو سکتا ہے، یا وہ مستقبل کی مضبوطی کے لیے تربیت گاہ بن سکتا ہے۔

آج کے دور میں فریمز کی یہ جنگ پہلے سے زیادہ شدید ہو چکی ہے۔ سوشل میڈیا، اشتہارات، سیاسی پیغامات، مصنوعی ذہانت اور عوامی رائے مسلسل ہمارے ذہنوں کو ایک خاص انداز میں فریم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک چیز کو ضرورت بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک خاص طرزِ زندگی کو کامیابی کا معیار بنا دیا جاتا ہے۔ ایک پیشے کو عزت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔ ایک سیاسی رائے کو حب الوطنی کا نام دے دیا جاتا ہے۔ ایک مخصوص ظاہری معیار کو خود اعتمادی سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ ایک دولت مند شخص کو کامیاب سمجھ لیا جاتا ہے، چاہے اس دولت کے پیچھے کی کہانی معلوم نہ ہو۔

ہم اکثر سمجھتے ہیں کہ ہم آزادانہ فیصلے کر رہے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بہت سے فیصلے دوسروں کے بنائے ہوئے فریمز سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک طالب علم کسی شعبے کا انتخاب اس لیے نہیں کرتا کہ اسے اس سے محبت ہے، بلکہ اس لیے کرتا ہے کہ معاشرے نے اسے باعزت پیشہ قرار دے رکھا ہے۔ ایک نوجوان خود کو ناکام اس لیے نہیں سمجھتا کہ وہ واقعی ناکام ہے، بلکہ اس لیے کہ کامیابی کو صرف پیسے، شہرت اور ظاہری مقام تک محدود کر دیا گیا ہے۔ ایک استاد خود کو پرانا اس لیے نہیں سمجھتا کہ اس کی دانش ختم ہو گئی ہے، بلکہ اس لیے کہ موجودہ زمانہ اکثر ٹیکنالوجی کو انسانی تجربے سے زیادہ اہم بنا کر پیش کرتا ہے۔

اس لیے اصل سوال یہ نہیں کہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، اسے ہمارے سامنے کس فریم میں پیش کیا جا رہا ہے؟

یہ سوال مصنوعی ذہانت کے دور میں اور بھی زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت غیر معمولی رفتار سے تصویریں، آوازیں، مضامین، ویڈیوز اور دلائل تیار کر سکتی ہے۔ وہ ایسا مواد بنا سکتی ہے جو حقیقی نظر آئے، حقیقی سنائی دے اور قائل کرنے والا محسوس ہو۔ ایسے زمانے میں فریمز پر سوال اٹھانے کی صلاحیت محض معلومات حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ مستقبل ان لوگوں کا نہیں ہوگا جو ہر تصویر، ویڈیو یا پیغام کو فوراً سچ مان لیں گے۔ مستقبل ان لوگوں کا ہوگا جو پوچھیں گے: کیا دکھایا جا رہا ہے؟ کیا چھپایا جا رہا ہے؟ اس تشریح سے فائدہ کس کو ہے؟ کیا یہ مکمل تصویر ہے؟

تعلیم کو اس چیلنج کا جواب دینا ہوگا۔ اچھی تعلیم کا مقصد صرف طلبہ کے ذہنوں کو معلومات سے بھرنا نہیں ہونا چاہیے۔ اسے طلبہ کو فریمز پر غور کرنا بھی سکھانا چاہیے۔ طلبہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ ظاہری شکل اور حقیقت میں فرق کیسے کیا جائے، دعوے اور ثبوت میں فرق کیسے پہچانا جائے، مقبولیت اور سچائی میں فرق کیسے سمجھا جائے، اور معلومات اور حکمت میں فرق کیسے کیا جائے۔ کلاس روم میں انہیں صرف یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ "جواب کیا ہے؟" بلکہ یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ "سوال کو کس انداز میں فریم کیا گیا ہے؟" کیونکہ غلط فریم درست معلومات کے باوجود غلط نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔

یہ خیال ذہنی صحت کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔ بہت سے لوگ اس لیے تکلیف میں رہتے ہیں کہ وہ تکلیف دہ ذہنی فریمز میں قید ہوتے ہیں: "میں کافی اچھا نہیں ہوں"، "میرا وقت گزر چکا ہے"، "کوئی میری قدر نہیں کرتا"، "میں بدل نہیں سکتا"، "میری ناکامی ہی میری پہچان ہے۔" یہ فریمز آہستہ آہستہ جذباتی قید خانے بن جاتے ہیں۔ یہ حقیقت نہیں بھی ہوتے، لیکن بار بار دہرائے گئے خیالات آخرکار حقیقت جیسے محسوس ہونے لگتے ہیں۔

زندگی کی تبدیلی کبھی کبھی فریم بدلنے سے شروع ہوتی ہے۔ "میں ناکام ہوا" کو "میں نے سیکھا" میں بدلا جا سکتا ہے۔ "میں دیر کر چکا ہوں" کو "میرے پاس اب بھی وقت ہے" میں بدلا جا سکتا ہے۔ "مجھے رد کر دیا گیا" کو "مجھے غلط راستے سے بچا لیا گیا" میں بدلا جا سکتا ہے۔ "میں معمولی ہوں" کو "میں ابھی ترقی کے مرحلے میں ہوں" میں بدلا جا سکتا ہے۔ بیرونی حالات فوراً نہیں بدلتے، مگر اندرونی معنی بدل جاتے ہیں۔ اور جب معنی بدلتے ہیں تو حوصلہ واپس آتا ہے۔

یہی انسانی شعور کی پوشیدہ طاقت ہے۔ ہم زندگی کے ہر واقعے کو کنٹرول نہیں کر سکتے لیکن ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ اس واقعے کو کس فریم میں دیکھنا ہے۔ ہم ہر مشکل کو روک نہیں سکتے، مگر یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اسے تباہی سمجھنا ہے یا تربیت۔ ہم ہر منظر کا انتخاب نہیں کرتے، لیکن ہم اپنے ذہن کے اندر موجود مدیر کو پہچان سکتے ہیں۔

سائنس کا حقیقی مزاج ہمیشہ تجسس، سوال اور سطح کے نیچے چھپی حقیقت کو دیکھنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہی جذبہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ معمولی نظر آنے والی چیزوں میں بھی گہرا معنی پوشیدہ ہو سکتا ہے۔ یہ سوچ صرف فزکس یا سائنس تک محدود نہیں، بلکہ زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ ہمیں زندگی کو صرف گزارنا نہیں، اسے سمجھنا بھی چاہیے۔

شاید زندگی صرف ایک مسلسل فلم نہیں جو ہمارے سامنے چل رہی ہے۔ شاید یہ لمحوں کا ایک سلسلہ ہے، اور ہمارا ذہن انہیں مسلسل معنی دے کر ایک کہانی میں بدل رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں ان فریمز کے بارے میں محتاط ہونا ہوگا جنہیں ہم قبول کرتے ہیں، ورثے میں پاتے ہیں، یا دوسروں تک منتقل کرتے ہیں۔

کیونکہ آخر میں زندگی کا معیار صرف اس بات پر منحصر نہیں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے کیا ہوتا ہے۔ یہ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ ہماری آنکھوں کے پیچھے کیا ہوتا ہے۔

زندگی ہمیں لمحات دیتی ہے۔ ذہن ان سے فلم بناتا ہے۔ اور دانش مندی اس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم اپنے فریمز کو پہچاننا اور درست کرنا سیکھ لیتے ہیں۔

☆☆☆☆

# تعلیم: ہندوستانی مسلم معاشرے کیلئے روشن مستقبل کا مضبوط پل

محمد نعیم

نئی دہلی: علی گڑھ میں 1875ء میں عظیم مصلح اور ماہرِ تعلیم سر سید احمد خان کی جانب سے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے قیام کو ڈیڑھ صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، لیکن ان کا بنیادی پیغام آج بھی ہندوستانی مسلم معاشرے میں پوری قوت کے ساتھ زندہ ہے۔ تعلیم ہی وہ مضبوط اور موثر پل ہے جو ایک شاندار ماضی کو روشن اور امید افزا مستقبل سے جوڑتا ہے۔ تیزی سے بدلتے ہوئے ہندوستان میں معیاری تعلیم، جدید مہارتوں اور آئینی شعور تک رسائی مسلم برادری کی ترقی، خودمختاری اور قومی دھارے میں موثر شرکت کے لیے ناگزیر بن چکی ہے۔

حالیہ سرکاری اعداد و شمار ترقی اور چیلنجز دونوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ پیریاڈک لیبر فورس سروے (PLFS 2023-24) کے مطابق سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے مسلمانوں میں شرح خواندگی بڑھ کر 5.79 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جو قومی اوسط 9.80 فیصد کے بہت قریب ہے۔ تاہم، نیشنل سیمپل سروے کے پچھترویں دور کے مطابق اسکولی تعلیم کے مختلف مراحل میں مسلم طلبہ کا مجموعی حاضری تناسب دیگر مذہبی طبقات کے مقابلے میں اب بھی سب سے کم ہے۔ خاص طور پر ابتدائی تعلیم کے بعد طلبہ کے اسکول چھوڑنے کی شرح تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔

ملک کے مختلف حصوں میں مدارس نے طویل عرصے سے پسماندہ مسلم آبادیوں کے بچوں کے لیے تعلیمی سہارا فراہم کیا ہے۔ یہ ادارے کم خرچ میں دینی اور اخلاقی تعلیم مہیا کرتے ہیں، تاہم روایتی نصاب میں عموماً دینی علوم پر زیادہ توجہ دی جاتی رہی ہے، جس کے نتیجے میں سائنس، ریاضی، انگریزی اور ڈیجیٹل مہارتوں جیسے جدید مضامین کو مطلوبہ اہمیت نہیں مل سکی۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں مثبت تبدیلیاں سامنے آ رہی ہیں۔ اتر پردیش حکومت نے اکتوبر 2023 میں اعلان کیا تھا کہ جنوری 2024 سے مدارس کے نصاب میں ڈیجیٹل لٹریسی، کوڈنگ اور مصنوعی ذہانت (AI) سے متعلق مضامین شامل کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر اور مطالعاتی کٹس بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ کیرالہ میں مدارس سے وابستہ طلبہ نے ریاستی سطح کے کوڈنگ مقابلوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں، جبکہ مسلم طالبات کے لیے دو لسانی کوڈنگ کلب جیسی کمیونٹی سطح کی کوششیں بھی تیزی سے فروغ پا رہی ہیں۔

ملک کی متعدد دینی و سماجی تنظیمیں، خصوصاً Jamiat Ulema-e-Hind، دینی تعلیم کے ساتھ جدید مضامین کے امتزاج کی حمایت کر رہی ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ پائیدار تعلیمی اصلاحات وہی ہوتی ہیں جو معاشرے اور اداروں کے اندر سے ابھر کر سامنے آئیں، نہ کہ باہر سے مسلط کی جائیں۔

حکومت ہند کی جانب سے بھی متعدد اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ وزارتِ تعلیم کے تحت "مدارس میں معیاری تعلیم کی فراہمی" (SPQEM) اسکیم کے ذریعے سائنس، ریاضی، انگریزی اور دیگر جدید مضامین کی تدریس کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح "انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ آف مائناریٹی انسٹی ٹیوشنز" (IDMI) منصوبہ اقلیتی تعلیمی اداروں میں بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی میں معاون ثابت ہو رہا ہے۔

وزارتِ اقلیتی امور کی مختلف اسکالرشپ اسکیموں سے بھی مسلم طلبہ بڑی تعداد میں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان میں نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کے لیے پری میٹرک اسکالرشپ، گیارہویں جماعت سے اعلیٰ تعلیم تک پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اور پیشہ ورانہ و تکنیکی کورسز کے لیے میرٹ کم مینز اسکالرشپ شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق سماجی و تعلیمی تنظیمیں اگر ان اسکیموں کے بارے میں آگاہی پھیلائیں تو مزید طلبہ ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

تعلیم کا مقصد صرف خواندگی یا روزگار کا حصول نہیں بلکہ باشعور اور ذمہ دار شہری تیار کرنا بھی ہے۔ اس ضمن میں اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اگر طلبہ کو ہندوستانی آئین کے بنیادی اصولوں یعنی عدل، آزادی، مساوات اور اخوت ہی سے روشناس کرایا جائے تو وہ اپنی مذہبی شناخت اور شہری ذمہ داریوں کے درمیان بہتر توازن قائم کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل دور میں تنقیدی اور تجزیاتی سوچ ایک ناگزیر ضرورت بن چکی ہے۔ سوشل میڈیا اور مختلف آن لائن پلیٹ فارمز پر پھیلنے والی غلط معلومات کے ماحول میں حقائق کی جانچ، ذرائع کی تصدیق اور معلومات کے پس منظر کو سمجھنے کی صلاحیت نوجوانوں کو گمراہ کن بیانیوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اس لیے مدارس اور اسکولوں میں میڈیا لٹریسی کو نصاب کا حصہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

وہ تعلیمی ادارے جو دینی تعلیم، جدید علوم اور آئینی شعور کو یکجا کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں، درحقیقت قوم سازی کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ایسے ادارے ایسے نوجوان تیار کرتے ہیں جو اپنی مذہبی اقدار پر قائم رہتے ہوئے پیشہ ورانہ میدان میں کامیاب اور ملک کے جمہوری و کثرت پسندانہ تشخص کے وفادار شہری ثابت ہوتے ہیں۔

مسلم معاشرے کی تعلیمی ترقی ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بیٹوں اور بیٹیوں دونوں کی تعلیم کو یکساں اہمیت دیں، مدارس کے منتظمین جدید تعلیمی اصلاحات کو قبول کریں، اساتذہ طلبہ میں تنقیدی سوچ اور شہری شعور پیدا کریں، طلبہ دستیاب مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور سماجی تنظیمیں معلوماتی خلا کو پُر کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

سر سید احمد خان کی فکر اور جدوجہد کی حقیقی تکمیل اسی وقت ممکن ہے جب مسلم نوجوان اپنی دینی و اخلاقی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید علم اور مہارتوں سے آراستہ ہوں۔ تعلیم میں سرمایہ کاری نہ صرف مسلم معاشرے کو ترقی کی نئی منزلوں تک پہنچا سکتی ہے بلکہ ایک مضبوط، خوشحال اور ہمہ گیر ہندوستان کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بلاشبہ تعلیم ہی وہ طاقتور ذریعہ ہے جو انصاف، آزادی اور مساوات جیسے آئینی اصولوں کو عملی زندگی میں ڈھال سکتی ہے اور مسلمانوں کو ملک کے باوقار اور فعال شہری کے طور پر آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

# بچہ مزدوری: ایک اسلامی وسماجی مسئلہ

محمد جمیل اختر جلیلی ندوی
ھدی چلڈرنس اکیڈمی، بلیاپور، دھنباد (جھارکھنڈ)
رابطہ نمبر:8292017888

بچے کسی بھی قوم کا سرمایہ حیات، مستقبل کے معمار اور انسانی تہذیب کے تسلسل کا بنیادی ذریعہ ہوتے ہیں، ان کے چہروں کی معصومیت، ان کے خوابوں کی پاکیزگی اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہی کسی معاشرے کی ترقی اور خوش حالی کی ضامن ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جدید دنیا میں (حقوقِ اطفال) کو بنیادی انسانی حقوق کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل بچوں کے حقوق کا ایسا جامع منشور پیش کیا، جس کی مثال انسانی تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے، اسلام بچوں کو محض خاندان کا فرد نہیں؛ بل کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک مقدس امانت سمجھتا ہے، جس کی تعلیم، تربیت، حفاظت اور فلاح کی ذمہ داری والدین، معاشرے اور ریاست سب پر عائد ہوتی ہے۔ افسوس کہ آج دنیا کے مختلف حصوں میں لاکھوں بچے تعلیم گاہوں کی بجائے کارخانوں، ہوٹلوں، ورکشاپوں، کھیتوں، بھٹوں اور بازاروں میں مشقت کرتے نظر آتے ہیں، ان سے ان کا بچپن، تعلیم اور ذہنی نشوونما چھین لی جاتی ہے، اسلام اس طرزِ عمل کو ظلم، ناانصافی اور انسانی وقار کے منافی قرار دیتا ہے۔

اسلام میں بچوں کا مقام اور ان کے بنیادی حقوق

قرآن کریم بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے: الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الکہف:46) ''مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں''۔

اسی طرح فرمایا: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن:15) ''تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔ اس لیے اولاد کے حقوق کی ادائیگی محض سماجی ذمہ داری نہیں؛ بل کہ ایک دینی فریضہ بھی ہے۔

اسلام نے بچوں کو متعدد بنیادی حقوق عطا کیے ہیں:

1-حق حیات (Right to Life)

دورِ جاہلیت میں غربت یا معاشرتی بدنامی کے خوف سے بچوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس سفاک رسم کا خاتمہ کرتے ہوئے فرمایا: وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (الأنعام:151) ''اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی''۔ یہ آیت اس حقیقت کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے کہ معاشی مشکلات کی بنا پر بچوں کے بنیادی حقوق کو سلب کرنا درست نہیں۔

2-حق تعلیم وتربیت (Right to Education)

تعلیم ہر بچے کی بنیادی ضرورت ہے، اسلام نے والدین کو اولاد کی دینی، اخلاقی اور فکری تربیت کا ذمہ دار قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم:6) ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (صحیح البخاری، حدیث نمبر: 2554، صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1829) ''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کی شرعی ذمہ داری ہے۔

3-حق محبت وشفقت (Right to Care and Compassion)

رسول اکرم ﷺ بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ (صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: 6950) ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے اہل و عیال پر رحم کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا''۔ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (مجمع الزوائد: 10 / 196) ''جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔ لہٰذا بچوں کے ساتھ سختی، تشدد (Child Abuse) اور استحصال (Exploitation) اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

مزدور اطفال (Child Labor) کیا ہے؟

بچوں سے ایسی مشقت یا ملازمت لینا، جو ان کی تعلیم، صحت، ذہنی نشوونما اور فطری بچپن کو متاثر کرے، جدید اصطلاح میں Child Labor کہلاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ (United Nations) اور عالمی ادارۂ محنت (International Labour Organization-ILO) بھی اس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں۔ اسلام اگرچہ جائز اور باعزت محنت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؛ لیکن کمسن بچوں کو ایسی مشقت میں جھونک دینا، جو ان کی جسمانی یا ذہنی نشوونما کو نقصان پہنچائے، ظلم اور ناانصافی کے زمرے میں آتا ہے۔

مزدور اطفال کے اہم اسباب

1-غربت (Poverty)

غربت بچوں کو مزدوری پر مجبور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے، بہت سے والدین مالی مجبوریوں کے باعث بچوں کو تعلیم کی بجائے کام پر لگا دیتے ہیں۔

2-جہالت اور تعلیمی پسماندگی

جب والدین تعلیم کی اہمیت سے ناواقف ہوں تو بچے سب سے پہلے تعلیم سے محروم ہوتے ہیں۔

3-سماجی ناانصافی (Social Injustice)

دولت کی غیر مساوی تقسیم، بے روزگاری اور معاشی استحصال بھی مزدور اطفال کے فروغ کا سبب بنتے ہیں۔

4-یتیمی اور بے سہارا پن

سرپرست کے فقدان کی وجہ سے بہت سے بچے معاشی اور سماجی استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اسلام اور مزدور اطفال کی ممانعت

اسلام ہر قسم کے ظلم کو حرام قرار دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (مستدرک حاکم، حدیث نمبر: 2345) ''نہ خود نقصان پہنچاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ (الأعراف:85) ''لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو''۔

جب بچوں کی تعلیم، صحت اور ذہنی نشوونما کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو یہ ان کے بنیادی حقوق میں کمی اور کھلا ظلم ہے۔

تاہم یہاں ایک باریک اور لطیف فرق کو سمجھنا بھی فکری و شرعی طور پر انتہائی ضروری ہے کہ اسلام جہاں معصوم بچوں کے معاشی استحصال اور ان پر سنگین جسمانی مشقت لادنے کی سخت ممانعت کرتا ہے، وہاں بچوں کو کاہلی اور تن آسانی سے بچانے کے لیے ان کی ہلکی پھلکی تربیت اور ہنر مندی (حرفہ) سکھانے کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے، اگر والدین یا سرپرست اپنے بچوں کی شخصیت سازی، خود اعتمادی اور مستقبل میں انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے اپنی نگرانی میں کوئی ہنر سکھاتے ہیں- جس سے ان کی تعلیم، صحت اور معصومیت متاثر نہ ہو- تو یہ ''بچہ مزدوری'' نہیں؛ بل کہ ''صالح تربیت'' ہے، افراط و تفریط سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم 'ظالمانہ معاشی استحصال' اور 'شخصیت ساز ہنر مندی' کے مابین اس واضح لکیر کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

یتیم بچوں کی کفالت: اسلامی فلاحی نظام کا اہم ستون

اسلام نے یتیموں کی کفالت کو عظیم عبادت قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ: 9) ''پس یتیم پر سختی نہ کریں''۔

اور فرمایا: وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (الأنعام: 152) ''یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر بہترین طریقے سے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا (سنن الترمذی، حدیث نمبر: 1918) ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر اس قربت کو واضح فرمایا۔

عصرِ حاضر میں ہماری ذمہ داریاں

تعلیم کو عام کرنا (Universal Education): ہر بچے تک معیاری تعلیم (Quality Education) پہنچانا معاشرے اور حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کا موثر نظام: اگر زکوٰۃ، صدقات اور خیراتی اداروں (Charitable Organizations) کو منظم کیا جائے تو ہزاروں غریب بچوں کو تعلیم اور کفالت فراہم کی جا سکتی ہے۔

بچوں کے تحفظ (Child Protection) کا نظام: معاشرے کو بچوں پر تشدد، استحصال اور جبری مشقت کے خلاف حساس بنانا ضروری ہے۔

کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (Corporate Social Responsibility-CSR): تجارتی اداروں اور صنعت کاروں کو چاہیے کہ بچوں سے مشقت لینے کے بجائے ان کی تعلیم اور فلاح کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں۔

ریاستی اداروں کا محاسبہ

معاشرتی سطح پر زکوٰۃ وصدقات کے نظام کو فعال کرنے اور کارپوریٹ سیکٹر کو متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ، یہ خود ریاست اور حکومتی اداروں کی بھی اولین آئینی و اخلاقی ذمہ داری ہے، دنیا بھر کے دساتیر کی طرح بھارتی آئین کا آرٹیکل 21A اور 'رائٹ ٹو ایجوکیشن' (RTE) قانون ہر بچے کو مفت اور لازمی تعلیم کی ضمانت دیتا ہے؛ لیکن زمین پر ان قوانین کا ناقص نفاذ اور حکومتی سطح پر اسکولوں کی خستہ حالی اس ناسور کو مٹانے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، جب تک ریاستی ادارے اپنی مجرمانہ غفلت کا خاتمہ کر کے ان قوانین کو سختی سے نافذ نہیں کرتے اور ہر غریب بچے کے لیے اسکول کے دروازے حقیقی معنوں میں نہیں کھولتے، تب تک بچہ مزدوری کے خلاف کوئی بھی مہم مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اختتامیہ

اسلام ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے، جہاں ہر بچہ محفوظ ہو، تعلیم یافتہ ہو، باوقار زندگی گزارے اور اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے بروئے کار لا سکے، بچوں کے ہاتھوں میں اوزار نہیں؛ بل کہ قلم، کتاب اور علم کی روشنی ہونی چاہیے، اگر ہم اسلامی تعلیمات، سماجی انصاف (Social Justice)، فلاحی نظام (Welfare System) اور انسانی ہمدردی کو فروغ دیں تو بچہ مزدوری کا مسئلہ بڑی حد تک حل ہو سکتا ہے۔

آئیے اس عزم کے ساتھ آگے بڑھیں کہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے ہر محروم، یتیم اور نادار بچے کے مستقبل کو روشن بنانے میں ممکن حد تک اپنا کردار ادا کریں گے، یہی اسلامی تعلیمات کا تقاضا، انسانی ہمدردی کا تقاضا اور ایک مہذب معاشرے کی پہچان ہے۔

اللّٰهم وفقنا لأداء حقوق أولادنا، وأعنا على كفالة الأيتام والمساكين، واجعل أبناءنا قرة أعين لنا في الدنيا والآخرة. آمين!

# خورشید ادب خورشید فتحپوری کی ادبی خدمات

ضیا تقوی، لکھنؤ
صدر بزم اثر امروہوی لکھنؤ، انڈیا

لکھنؤ علم و ادب کا وہ بحرِ بے کراں ہے جس کی تہہ میں لا تعداد گوہرِ نایاب موجود ہیں، جو ہماری نگاہِ گوہر شناس کے منتظر ہیں۔ اِس خزانہ جواہرات کے ایک گوہرِ آب دار کو ہم خورشید فتحپوری کے نام سے جانتے ہیں۔ خورشید فتحپوری نہایت شریف، منکسر المزاج، ادب نواز اور مذہبی فکر رکھنے والے عبادت گزار شخص ہیں۔ خورشید فتحپوری کی مضمون نگاری، شاعری اور نظامت کے سلسلے میں مختلف اہم شخصیتوں نے خامہ فرسائی کی ہے جنکی آراء مضمون میں شامل کر رہا ہوں۔ خورشید صاحب کے بارے میں عم محترم آیت اللہ امیر العلما سید حمید الحسن صاحب قبلہ عمید جامعہ ناظمیہ تحریر کرتے ہیں کہ ''عزیزم جناب خورشید فتح پوری اردو ادب کے لیے اس عصرِ جدید میں ایک مستند نام ہے خصوصاً اسلامی تعلیم کو دنیا تک پہنچانا وہ بھی تاریخی تلخیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مضامین کو پابند تحریر کر لینا ایک مشکل کام ہے جسے موصوف نے جس طرح پیش کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ تابانی خورشید علم و ادب کی دنیا کو جگمگاتی رہے اور خورشید فتحپوری کے افادات جاری رہیں۔''

عم محترم روح الملت مولانا آغا روحی صاحب قبلہ انکی تصنیف نورِ مدحت میں تحریر کرتے ہیں کہ ''خوش قسمت ہیں جناب خورشید فتحپوری جنھوں نے ایک ایسے روایتی، قصباتی ماحول میں آنکھیں کھولیں جہاں عظیم الشان تہذیبی قدروں کی وراثت محفوظ تھی زبان، فصاحت، روایت اور ماضی سے شعوری اور لاشعوری تعلق نے خورشید صاحب کو نکھارا۔ خورشید صاحب کا رجحان مذہبی شاعری کی طرف رہا اور ہے، خداوند عالم انکی صلاحیتوں میں برکت اور نکھار عطا فرمائے۔''

خورشید بھائی کے سلسلے میں مفکر اسلام علامہ آیت اللہ سید عقیل الغروی صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''خورشید صاحب کی کئی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ موصوف جتنا ان کے سمجھ میں آتے ہیں اس سے زیادہ پڑھ کے اچھے لگتے ہیں۔ خدا خورشید صاحب کو صحت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے۔ خورشید صاحب نظم کے ساتھ ساتھ نثر بھی لکھتے ہیں۔ اردو کے علاوہ ہندی میں ان کی تحریروں کی تعریف اکثر سننے میں آتی ہے۔ ابھی ان کی ہندی تحریروں پر کسی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا ہے۔ خدا ان کے قلم کو خطاؤں سے محفوظ رکھے اور زورِ قلم میں مزید اضافہ ہو۔''

پروفیسر قمر جہاں صاحبہ سابق صدر شعبہ اردو بنارس یونیورسٹی وارانسی خورشید فتحپوری کے سلسلے میں تحریر کرتی ہیں کہ ''انسان اپنے جذبات کے اظہار کے وسیلے تلاش کرتا ہے۔ مصوری، موسیقی، شاعری اور فنون لطیفہ کی دوسری قسمیں اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اردو شاعری کا ایک بہت بڑا حصہ نعت، منقبت نوحے، سلام اور مرثیوں پر مشتمل ہے آئمہ معصومین کی مدح مستزاد ہے۔ اس وقیع مذہبی سرمایہ کو اگر شاعری سے الگ کر دیا جائے تو عدم توازن کی کیفیت پیدا ہو جائے گی کیونکہ یہ سرمایہ خوف، خوشامد اور لالچ سے پاک ہے۔ صادق اور بے لوث جذبات سے مملو یہ شاعری اپنے فنکار کی دنیا اور آخرت میں مقبولیت اور کامیابی کی ضامن ہے۔ نوجوان شاعر خورشید رضا کا تعلق بھی شاعری کی انھی صالح اقدار و روایات سے ہے جو ان کے ماحول اور مزاج سے مطابقت رکھتی ہے۔ ان کے بچپن کے نا مساعد حالات نے ان کی کردار سازی کا کام کیا والدین کی ناوقت اور افسوسناک موتیں، چھوٹے بھائی بہنوں کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے کندھوں پر اس وقت آپڑا جب وہ خود کسی کی سرپرستی کے محتاج تھے لیکن نامساعد حالات سے سمجھوتہ نہیں کیا بلکہ ان سے نبرد آزما ہوئے۔''

خورشید فتحپوری کے بارے میں استاذ اور عم محترم خطیب العرفان، مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ''سلام تو سبھی کہتے ہیں لیکن نوحہ کہنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ خصوصی توفیق شامل حال نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نسبتاً نوحہ کہنے والے شعراء بہت کم ہیں خوش نصیبی سے خورشید اس وادی سے بھی بہت حسن و خوبی سے گزرے ہیں۔ عام طور پر مطلع میں جس شہید کا ذکر کرتے ہیں آخر تک اسی کے مصائب کا تسلسل جاری رہتا ہے مثلاً ملاحظہ کریں جناب علی اصغرؑ کے حال کا نوحہ

مادر کا تھا یہ نوحہ اے شیر خوار آجا
خالی پڑا ہے جھولا اے شیر خوار آجا
فرقت میں تیری بیٹا راتوں کو گن کے تارے
کرتی ہوں میں سویرا اے شیر خوار آجا
بیٹا بغیر تیرے زندہ نہ رہ سکوں گی ممکن نہیں
ہے جینا اے شیر خوار آجا
سنسان ہے یہ صحرا، ہے ہر طرف اندھیرا
نیند آئے گی نہ بیٹا اے شیر خوار آجا

اسی طرح جناب سکینہ علیہ السلام کے نوحے سے متعلق شعر ملاحظہ کریں۔ کہ

ماں کہتی تھی اے بے سروسامان سکینہ
جاتی ہے تیرے غم میں میری جان سکینہ
ہے یاد رہائی کے لیے تیرا تڑپنا
ہونا وہ اندھیرے میں پریشان سکینہ
پانی نہیں مانگا پسے عباس کسی سے
تھی پیاس سے ہونٹوں پہ تری جان سکینہ

خورشید فتحپوری کے بارے میں مشہور قلم کار آل انیس سید علی احمد دانش صاحب مرحوم جنکے حوالے ہند و پاک میں چھپنے والی متعدد کتب میں شامل ہیں، تحریر کرتے ہیں کہ ''خورشید فتحپوری کو مرثیہ خوانی و مرثیہ نگاری کا بھی شوق پیدا ہوا انہوں نے مرثیہ کہا بھی اور مرثیہ پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ عہد حاضر میں ان کا شمار اچھے مرثیہ پڑھنے والوں میں ہے۔ اپنے پر جوش اور موثر انداز میں مرثیہ خوانی کی بنا پر ممتاز و منفرد ہیں۔ اگر چہ ان کا مطالعہ وسیع ہے۔ قدیم و جدید مرثیوں پر نظر ہے مگر یہ کلاسیکل مرثیوں کے ہی عاشق و شیدا ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جدید رنگ کے مرثیے اردو ادب میں گراں قدر اضافہ تو کر سکتے ہیں مگر مجلس عزا میں ممبر کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کما حقہ قاصر ہیں یعنی یہ کہ جدید مرثیہ ادبی تو ہو سکتے ہیں مجلسی نہیں ہو سکتے۔ اپنے اسی نظریے کی بنیاد پر وہ انیس و دبیر کے عاشق و دل دادہ ہیں۔ میر نفیس، انس، مونس، پیارے صاحب رشید، دولہا صاحب، سروج اور اوج لکھنوی کا کلام بہت پسند کرتے ہیں۔ خورشید فتحپوری اسی انداز میں مرثیے کو اصلی مرثیہ سمجھتے ہیں جو میر انیس کے الفاظ میں ہے۔ ملاحظہ کریں

روزمرہ شرفا کا ہو، ثلاثت ہو وہی لب و لہجہ ہو
وہی اور متانت ہو وہی
سامعین جلد سمجھ لیں جسے صنعت ہو وہی
یعنی موقع ہو جہاں جس کا عبارت ہو وہی
لفظ بھی چست ہوں، مضمون بھی عالی ہووے
مرثیہ درد کی باتوں سے نہ خالی ہووے

چنانچہ خورشید نے جو مرثیے نظم کیے وہ کلاسیکل مرثیے کی پیروی ہی کہے جا سکتے ہیں شعاع میموریل سوسائٹی لکھنؤ نے طرحی مرثیہ نگاری کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا اس میں بھی انہوں نے حضرت عباس علیہ السلام کے حال کا مرثیہ تحریر کر کے اپنی مرثیہ نگاری کا ثبوت دیا تھا۔''

مشہور شاعر ناصر لکھنوی خورشید فتحپوری کے لیے تحریر کرتے ہیں کہ ''یہ حقیقت ہے کہ دنیاوی اعتبار سے کتنا ہی بڑا شاعر کیوں نہ ہو مگر محمد و آل محمدؑ کی مدح والا کلام ہی بعد مرگ اس کی زندگی کی ضمانت ہوتا ہے۔ بہر حال یہی شاعری کام آتی ہے۔ خورشید فتحپوری نے اپنی ساری توجہ اس طرف مبذول کر رکھی ہے ساتھ ہی وہ غزل بھی اچھی کہہ لیتے ہیں انہوں نے شروع سے ہی نوحے، سلام، قصیدے خوب نظم کیے ہیں ان کے نوحوں اور سلام کا مجموعہ ''خورشید غم'' اور قصائد کا مجموعہ ''نور مدحت'' شائع بھی ہو چکے ہیں۔ آپ خود بھی پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں۔ نوحے کہنا ایک مشکل صنف شاعری ہے۔ نوحے کی ردیف نکالنا بھی مشکل کام ہے بہر کیف خورشید رضا نے فرسودہ زمینوں میں نوحے کہنے کے ساتھ ساتھ جدید ردیفیں بھی نکال کر نوحے کہے ہیں، جنھیں لکھنؤ کی کئی ماتمی انجمنیں بھی پڑھتی ہیں جو بہت مقبول ہوئے ہیں۔''

آل انڈیا حسینی فاؤنڈیشن (حسینی فنڈ) کے بانی و صدر مشہور ذاکر اہلبیت مرزا امتیاز علی لکھتے ہیں کہ ''محب آلِ محمد، ذاکر حسین مظلوم اور شاعر اہل بیت کو جو مرتبہ قدرت نے عطا کیا ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے، بحمداللہ یہ تمام صفات قدرت نے خوش فکر اور خوش عقیدہ شاعر اہل بیت جناب خورشید رضا فتحپوری کو بھی عطا کیے ہیں، میں نے خورشید صاحب کے بارے میں قلم اس لیے اٹھایا کہ وہ ایک سنجیدہ، خوددار اور منکسر المزاج انسان اور مخلص دوست بھی ہیں، صدق دل سے امور خیر انجام دیتے رہتے ہیں، مختلف قومی اداروں اور ماتمی انجمنوں سے وابستہ ہیں، محفلوں اور مسالموں میں خلوص و عقیدت سے شریک ہوتے ہیں اور اکثر جگہ نظامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔''

مشہور شاعر اور ادیب سید عابد نظر لکھنوی، خورشید فتحپوری کے لیے تحریر کرتے ہیں کہ ''خورشید فتحپوری نے قصیدہ، منقبت، سلام، نوحہ، قطعہ، مرثیہ سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے موجودہ دور میں شہر لکھنؤ کی متعدد انجمنہائے ماتمی خورشید فتح پوری کے نوحے، سلام پڑھتی ہیں اور طرحی شب بیداری میں شریک ہوتی ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔ انجمن معصومیہ حسینیہ، انجمن دستہ حسینی، انجمن تنظیم عباس، انجمن لشکر حسینی، انجمن اصلاح العزا، انجمن حیدری ساکنان محمود آباد، انجمن کاروان حسینی، انجمن توقیر الاسلام بخشی کا تالاب لکھنؤ وغیرہ۔ خورشید رضا فتحپوری کا کلام اکثر شب بیداریوں میں بہت کامیاب ہوا ہے۔ غرض کہ خورشید فتحپوری کا کلام ان کے عقائد، مسلمات اور دلی جذبات و احساسات کا ترجمان ہے۔ اس میں عزم و ہمت بھی ہے اور جوش و خروش بھی ہے۔ دشمنانِ اہل بیت سے نبرد آزمائی پر ہمیشہ تیار رہتے ہیں، ساتھ ہی انہیں خدا پر یقین ہے۔ وہ مشکلات سے گھبراتے نہیں ہیں۔

کوئی کسی کا ہو نہ ہو لیکن خدا تو ہے
حلال مشکلات وہ مشکل کشا تو ہے
لینا ہے انتقام شہیدان کربلا
آساں نہیں یہ کام مگر حوصلہ تو ہے

خورشید فتحپوری ایک اچھے ناظم بھی ہیں مختلف مقامی مقاصدوں، مسالموں میں خوش اسلوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیتے رہتے ہیں مگر اپنی شاعری کی طرح انہوں نے نظامت کو بھی پیشہ نہیں بنایا متعدد مقاصدوں، مسالموں اور دیگر ادبی پروگراموں کی اردو ہندی میں نظامت کرتے رہتے ہیں۔''

شاعر اہل بیت اور بہترین نثر نگار سید علی امام شان عابدی ان کے سلسلے میں تحریر کرتے ہیں کہ ''نور مدحت، سلام خورشید اور خورشید غم جنھیں لوگ تصنیفات خورشید کہتے ہیں، میں انہیں آسان زبان میں خورشید کی شعاعیں کہتا ہوں، وہ آگے لکھتے ہیں کہ جہاں تک ان کی مضمون نگاری کی بات ہے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ طوالت پسند نہیں ہیں آسان لفظوں میں اپنی بات رکھتے ہیں سامنے سامنے کی ضروری باتیں تحریر کرتے ہیں ان کی نظروں میں وہ قارئین ہوتے ہیں جو کم معلومات کی بنا پر کوئی بھی نتیجہ نکال لیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر قارئین کریں تو بہت سی تاریخی، اخلاقی اور تربیتی غلط فہمیاں دور ہوں گی دقیق مضمون مصنف کی مشکل پسندی کو آشکار کرتا ہے مگر آسان الفاظ معاشرے کی اصلاحات میں مددگار ثابت ہوتے ہیں ان کی انھی خیالات کی عکاسی ان کے اشعار سے ہوتی ہے۔ مشکل پسندی ان کو پسند نہیں۔ اپنے دور کے ممتاز اور استاد شاعر جناب احمد لکھنوی جو بابو صاحب بی اے کے نام سے مشہور تھے، کے شاگرد تھے ان کے انتقال کے بعد وہ اپنی نظر پر ہی اشعار لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔''

خورشید صاحب جن کا تعلق تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی سے ہے، نہایت شریف، متین، وضعدار اور خدا ترس شخص ہیں۔ خورشید بھائی میرے والد سید محمد حامد صاحب، استاذ شیعہ کالج لکھنؤ کے شاگرد اور میرے برادر بزرگ ہیں۔ والد مرحوم انکی منظوم اور نثری تخلیقات کا نہ صرف تذکرہ فرماتے بلکہ اکثر تعریف و توصیف بھی فرماتے تھے۔

موصوف کی تین کتابیں ''نور مدحت''، ''خورشید غم''، ''سلام خورشید'' اور چھوتھی کتاب ''کربلا پہلے اور بعد'' میرے سامنے ہیں۔ ''کربلا پہلے اور بعد'' انکی ہندی تصنیف ہے جس کو انھوں نے سینٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن کے اپنے ساتھ ملازمت کرنے والے دوستوں کے اسرار پر تحریر کیا ہے۔ اس کتاب میں تفصیل سے دین اسلام اور معرکہ کربلا سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس زاویے سے ہم خورشید صاحب کو مبلغ دین ونقیب کربلا بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انکے مختلف مضامین بھی نظر نواز ہوئے جو ان پر مختلف قلم کاروں نے تحریر فرمائے ہیں۔ جنکا حوالہ سطور بالا میں شامل کر چکا ہوں۔ ان قلمکاروں میں علماء، خطباء، ذاکرین، شعراء اور نثر نگار حضرات کے نام شامل ہیں۔ خورشید فتحپوری صاحب ایک وضعدار اور بہترین انسان ہیں۔ وہ زود گو اور خوش فکر شاعر، بہترین ناظم، بہترین مضمون نگار اور اچھے نقاد بھی ہیں۔ انکے مضامین مختلف موضوعات پر ہوتے ہیں۔ جن میں کچھ شخصی اور زیادہ تر مذہبی ہوتے ہیں۔ خورشید فتحپوری کی نثر بھی سادہ، عام فہم اور سلیس ہے۔ انکی شاعری بھی عام فہم اور سادہ ہے لیکن مختلف صنعتوں سے مالا مال ہے۔ انکی قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ اشعار میں اکثر ہندی لفظوں اور قافیوں کا برمحل استعمال کرتے ہیں۔ جس سے کلام کے لطف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اپنی خود نوشت میں خورشید بھائی نے تحریر کیا ہے کہ اپنے والد کے گم ہو جانے کے بعد کن مشکلات کا اُن کو سامنا کرنا پڑا۔ وہ ان سعوبات و مشکلات سے نبرد آزما رہے، جس نے اُن کے جذبہ خود اعتمادی اور خودداری کو مستحکم کرنے کے ساتھ اُس میں اضافہ بھی کیا۔ دورانِ گفتگو خورشید بھائی نے بتایا کہ شیعہ کالج لکھنؤ میں جد محترم مولانا سید محمد محسن صاحب قبلہ نبیرہ سرکار نجم الملت جو ناظم دینیات تھے، اُن سے بھی موصوف نے دینی تعلیم حاصل کی۔ دینِ اسلام سے محبت اور محمد و آلِ محمد علیہ السلام سے والہانہ عشق نے خورشید بھائی کو نعت و رثائی ادب کی راہ پر گامزن کیا۔ انھوں نے غزلیہ شاعری بھی کی ہے لیکن وہ اسے افضلیت نہیں دیتے۔ انکی غزل کے کچھ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

شادمانی بھی نوحہ خوانی بھی
ایک عجوبہ ہے زندگی بھی
بولتی رہتی ہے زبان کٹ کر
معجزہ ہے یہ حق بیانی بھی
فرشتہ میں نہیں، مجھ سے گناہ ممکن ہے
غرور تم کو مبارک ہو پارسائی کا
عاشق فدائی دلبر وشیدا و جاں نثار،
میرا رقیب سب مرے القاب لے گیا
آنکھوں سے کون لے گیا آنسو نچوڑ کر
یہ کون میرے گوہر نایاب لے گیا
رونق شہر تو نادار دہے
صرف حسرت و یاس باقی ہے
ختم ہوگی نہ یہ زبان اردو
اس میں پوری مٹھاس باقی ہے
نوک نیزہ پہ جو خطاب کریں
اب کہاں وہ خطیب ہوتے ہیں
جنگ کرنا ہے ابھی وقت کے فرعونوں سے
صبر کی تیغ پہ رکھنا ہے ابھی دھار مجھے
ہمیں نے کر دیا برباد اپنے ہاتھوں سے وہ
گلستاں جو تھا مشہور دلکشی کے لیے

درج بالا اشعار میں غزل کی رنگینی، حُسن و عشق کی باتیں دور دور نظر نہیں آتیں بلکہ ان اشعار پر بھی مذہبی رنگ اور جذبات غالب ہیں۔

خورشید بھائی نے خصوصی طور پر صنف نوحہ، سلام، قصیدہ وغیرہ میں طبع آزمائی کی ہے۔ لکھنؤ جو اپنی تمام تر خوبیوں اور خصوصیتوں کی بنا پر شہر نگاراں اور عروس البلاد کہا جاتا ہے، شہر عزا کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے، ایام عزا میں یہاں کی غیر طرحی اور طرحی شب بیداریاں ساری دنیا میں منفرد مقام و مرتبہ رکھتی ہیں۔ اللہ غریق رحمت کرے اُن محبان سید الشہداء ع کو جنھوں نے انکی بنیاد ڈالی اور انکی توفیقات میں اضافہ فرمائے جو انکا اہتمام و انتظام کرتے ہیں۔ یہ شب بیداریاں شہر ادب کی آبیاری بھی کرتی ہیں۔ ہم اور آپ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اُردو زبان و ادب عالم نزع میں ہے۔ یہ شب بیداریاں اُردو زبان و ادب کے لیے (آکسیجن) ہیں، پیام زندگی ہیں۔ یہاں پیش کیے جانے والے کلام شعری محاسن اور عروض کی کسوٹی کے ساتھ ساتھ عقیدے کے معیار پر بھی پرکھے جاتے ہیں۔

(جاری.....)

# مستقبل کا شہر عالمی سطح پر چمکے گا: تلنگانہ کے سی ایم ریونت ریڈی

حیدرآباد: بی آر ایس پر سخت حملہ کرتے ہوئے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے پارٹی قائدین کو متنبہ کیا کہ اگر وہ بھارت فیوچر سٹی کو ختم کرنے کی بات کرتے رہے تو وہ مستقبل میں اپوزیشن پارٹی کا درجہ بھی حاصل نہیں کرسکیں گے۔ بی آر ایس کا موازنہ 1000 روپے کے نوٹ سے کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ پارٹی کا کوئی مستقبل نہیں ہے اور لوگوں نے اسے پہلے ہی مسترد کر کے قبرستان میں بھیج دیا ہے۔ بدھ کو، وزیر اعلیٰ نے بھارت فیوچر سٹی میں فیوچر سٹی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (FCDA) کے دفتر کی عمارت کا افتتاح کیا۔ انہوں نے ایف سی ڈی اے کی ویب سائٹ اور لوگو بھی لانچ کیا۔ مزید برآں، انہوں نے فیوچر سٹی کے لیے ماسٹر پلان کی تیاری کے لیے منتخب کنسلٹنسی فرم کو لیٹر آف ایوارڈ حوالے کیا۔ بعد ازاں انہوں نے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ ریونت نے واضح کیا کہ بھارت فیوچر سٹی حیدرآباد کی طرح عالمی سطح پر چمکے گا۔ "یہ دنیا کے عظیم ترین شہروں میں سے ایک کے طور پر ابھرے گا،" انہوں نے اعلان کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بھارت فیوچر سٹی 2034 تک تلنگانہ کو 1$ ٹریلین کی معیشت حاصل کرنے میں مدد کرنے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے آٹھ سالوں میں ہمیں اسے اس طرح تیار کرنا ہے کہ یہ ٹوکیو، سنگاپور اور نیویارک جیسے شہروں کا مقابلہ کرے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ فیوچر سٹی گرین فارما، کھیلوں، تعلیم، صحت، اے آئی ڈیٹا سینٹرز اور جی سی سی کا مرکز بنے گا، وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ حکومت فارچیون 500 کمپنیوں کو فیوچر سٹی میں لائے گی۔ ریونت ریڈی نے یہ بھی اعلان کیا کہ آنے والے دنوں میں مزید دیہات کو فیوچر سٹی میں ضم کیا جائے گا۔ سابق چیف منسٹر اور بی آر ایس صدر کے چندر شیکھر راؤ کو شکراچاریہ بتاتے ہوئے ریونت نے الزام لگایا کہ کے سی آر ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے لیے 'ماریچڈو' اور 'سباہڈو' بھیج رہے ہیں۔ "بی آر ایس کے رہنما کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو وہ فیوچر سٹی کو ختم کر دیں گے۔ میں لوگوں سے پوچھتا ہوں: کیا ہمیں فیوچر سٹی کو ختم کرنا چاہیے یا اسے پھیلانا چاہیے؟ زہر سے بھرے ہوئے، وہ ایسے بیانات دے رہے ہیں،" انہوں نے کہا۔ یہاں تک کہ ہلکی بارش کے دوران ٹریفک جام اور پانی جمع ہونے کی وجوہات کی وضاحت کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ یہ صورتحال گزشتہ بی آر ایس حکومت کے دوران جھیلوں، نالوں اور دیگر آبی ذخائر کی تجاوزات کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، "حیدرآباد میں بارش کے تھوڑے وقفے کے بعد بھی ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔ شہر کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ بی آر ایس حکومت کے دور میں جھیلوں، آبی ذخائر، پارکوں اور نالوں پر تجاوزات کیے گئے تھے، بارش کا پانی سڑکوں پر بہہ جاتا ہے۔ ہم تجاوزات کو ہٹا کر جھیلوں کی تعمیر کے لیے معیشت کو بحال کر رہے ہیں۔" یہ الزام لگاتے ہوئے کہ بی آر ایس لیڈر ایڈلا سدھا کر ریڈی نے بٹوکما کنٹہ پر قبضہ کیا تھا، انہوں نے کہا، "کے سی آر نے جھیل اپنے پارٹی لیڈر کو دی تھی۔ کیا یہ کے سی آر کے دادا کی جائیداد تھی؟ ہم نے اب بٹوکما کنٹہ کو بحال کر دیا ہے۔ ہم نے ہمایت ساگر اور عثمان ساگر میں بھی تجاوزات ہٹا دی ہیں۔" تجاوزات کرنے والوں کو سخت کارروائی کا انتباہ کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت آبی ذخائر پر قبضہ کرنے والوں کی "دم" کاٹ دے گی۔

## دنیا بھر میں گرمی کی شدید لہروں کا سب سے زیادہ خطرے میں حیدرآباد بھی شامل

### مستقبل میں پچاس شہروں میں شدید گرمی کی پیش قیاسی، آکسفورڈ یونیورسٹی کی رپورٹ

حیدرآباد۔ دنیا بھر میں جن شہروں میں گرمی کی شدید لہروں کا سب سے زیادہ خطرہ ہے ان میں 'شہر حیدرا?باد' بھی شامل ہے۔ ا? کسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے جاری کی گئی مطالعاتی رپورٹ میں کئے گئے انکشاف میں کئے جانے والے دعوے میں کہا گیا ہے کہ مستقبل میں دنیا بھر کے جن 50 شہروں میں گرمی کی شدت میں زبردست اضافہ ریکارڈ کئے جانے کا خدشہ ہے ان میں ہندستانی شہر بنگلورو' حیدرا?باد' ممبئی اور چینائی بھی شامل ہیں۔ شہری علاقوں میں 'گرمی کی شدت' میں اضافہ کی پیائش کے لئے جن بنیادوں کا تعین کیا گیا ہے ان میں شہری ا?بادی کی حالت' امکنہ کی صورتحال' ا?بادی' صحت عامہ کے اصول اور درجہ حرارت میں ریکارڈ کئے جانے والا اضافہ شامل ہے۔ شہر حیدرا?باد میں 'گرمی کی شدت' میں اضافہ کے سلسلہ میں ا? کسفورڈ یونیورسٹی کے مطالعہ میں کئے جانے والے دعوے میں کہا گیا ہے کہ شہر حیدرا?باد میں گرمی کی شدت میں ہونے والے اضافہ کی بنیادی وجوہات ماحولیاتی تبدیلی اور ا?بادی کے علاوہ شہر میں ریکارڈ کی جانے والی توسیع ہے۔ دنیا بھر کے ابتدائی 30 شہروں کی فہرست میں 'حیدرا?باد' کو شامل رکھا گیا ہے جہاں ا? ئندہ برسوں کے دوران گرمی میں شدید اضافہ ریکارڈ کیا جائے گا۔ دنیا کے 50 انتہائی گرم شہروں کی فہرست میں مطالعہ کرنے والی ٹیم میں شامل محققین نے ہندستان کے 14 شہروں کو شامل رکھا ہے شہر حیدرا?باد 30 ویں نمبر پر ہے جبکہ ممبئی 46 ویں مقام پر ہے اسی طرح 50 میں بنگلورو اور چینائی کو شامل رکھا گیا ہے۔ سال 2026 کے موسم گرما کے دوران شہر حیدرا?باد میں یکم اپریل تا 5 جون کے دوران 47 دن زائد از 40 ڈگری سیلسیس درجہ رحرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندستانی شہری علاقہ جات اطراف کے نواحی ومضافاتی علاقوں سے 45 فیصد زیادہ گرم ریکارڈ کئے جانے لگے ہیں جس کی بنیادی وجہ ا?بادی میں اضافہ اور ٹریفک کے علاوہ ماحولیاتی تبدیلیاں ہے۔ کونسل برائے توانائی' ماحولیات وا?ب کے مطابق جاریہ سال موسم گرما کے دوران ہندستان کی 76 فیصد ا?بادی نے شدید گرما سے انتہائی شدید گرما کا سامنا کیا ہے اور ملک کے بیشتر شہری علاقوں میں گرما کی شدت کو محسوس کیا گیا۔

## انٹرمیڈیٹ سپلیمنٹری امتحانات کے نتائج کا اعلان

### فرسٹ ایئر میں 68.84 اور سکنڈ ایئر 49.29 فیصد امیدوار کامیاب

### لڑکیوں کی سبقت برقرار، عادل آباد ضلع کو پہلا مقام، دو برسوں سے نتائج میں بہتری

حیدرآباد۔ تلنگانہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن نے فرسٹ اور سکنڈر ایئر کے اڈوانسڈ سپلیمنٹری امتحانات کے نتائج جاری کر دیئے ہیں۔ سکریٹری شریمتی ابھیلاشا ابھینو آئی اے ایس نے آج نتائج کو آن لائین جاری کر دیا جس کے تحت فرسٹ ایئر میں 68.84 اور سکنڈ ایئر میں 49.29 فیصد امیدوار کامیاب رہے۔ دونوں امتحانات میں لڑکیوں کا مظاہرہ لڑکوں سے بہتر رہا۔ اڈوانسڈ سپلیمنٹری امتحانات 13 تا 21 مئی ریاست کے 889 امتحانی مراکز پر منعقد کئے گئے تھے جن میں جملہ 398459 امیدواروں نے حصہ لیا۔ فرسٹ ایئر امتحانات میں 267331 امیدواروں نے شرکت کی اور جملہ 184042 امیدوار کامیاب رہے جن میں جنرل 172056 اور ووکیشنل 11986 امیدوار شامل ہیں۔ فرسٹ ایئر میں 123974 لڑکیوں نے امتحان میں شرکت کی اور 94343 کامیاب ہوئے جو 76.10 فیصد ہوتا ہے۔ فرسٹ ایئر میں 143356 لڑکوں نے حصہ لیا جن میں 89698 کامیاب ہوئے جو 62.57 فیصد ہوتے ہیں۔ سکنڈ ایئر سپلیمنٹری امتحانات میں 131128 امیدوار نے حصہ لیا جن میں 64639 کامیاب رہے۔ کامیابی کا مجموعی فیصد 49.29 درج کیا گیا۔ سکنڈ ایئر میں 47395 لڑکیوں نے حصہ لیا اور 24910 کامیاب رہیں جو 52.56 فیصد ہیں۔ لڑکوں میں 83733 کی تعداد میں امتحان میں شرکت کی اور 39729 کامیاب ہوئے۔ جو 47.45 فیصد ہوتے ہیں۔ مختلف گروپس کے اعتبار سے بی پی سی کا نتیجہ فرسٹ اور سکنڈ ایئر میں علی الترتیب 75.16 اور 56.04 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ 2024 اور 2025 کے مقابلہ جاریہ سال فرسٹ ایئر اور سکنڈر ایئر کا نتیجہ بہتر رہا ہے۔ ایسے امیدوار جو پرچہ جات کی دوبارہ جانچ اور جوابی پرچہ کی اسکیان کاپی حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کی ویب سائٹ پر 12 تا 18 جون درخواست دے سکتے ہیں۔ ضلع واری سطح پر سکنڈ ایئر میں عادل آباد 79.33 فیصد کے ساتھ سرفہرست رہا جبکہ بھونگیر 66.62 فیصد کے ساتھ آخری نمبر پر ہے۔ فرسٹ ایئر میں بھی عادل آباد 80.38 فیصد کامیابی کے ساتھ سرفہرست رہا

## صبح تک کھلے رہنے والے ہوٹل آپریٹرس پر کمشنر پولیس کی برہمی

حیدرآباد۔ : حیدرآباد کمشنر وی سی سجنار نے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صبح تک کھلے رہنے والے ہوٹل آپریٹرز پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ حال ہی میں کمشنر نے آپریشنس کاوچ کے ایک حصے کے طور پر شہر کے مختلف علاقوں میں معائنہ کیا۔ انہوں نے بغیر نمبر پلیٹ کے چلنے والے دو پہیوں کے گاڑیوں کی نشاندہی کی اور مالکان کے خلاف مقدمات درج کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہوٹلوں میں مناسب ریکارڈ اور سی ٹی وی کیمرہ سسٹم کی کمی ہے۔ نائٹ پٹرولنگ میں خامیوں کی نشاندہی کے بعد انہوں نے عملے کو خصوصی ہدایات جاری کیں۔ اطلاع کے مطابق اپنی ڈیوٹی میں لاپرواہی برتنے پر انسپکٹرس اور سب انسپکٹرس کو میمو جاری کئے گئے۔ کمشنر نے نوٹ کیا کہ چند نوجوان دیر رات گئے سڑکوں پر ترمیم شدہ سائلنسر کے ساتھ بائیک چلاتے ہوئے ہنگامہ آرائی کررہے ہیں۔ شہر میں آدھی رات کے بعد ہوٹلوں، پان کی دکان، آئس کریم پالروں اور میڈیکل شاپس میں کھانے پینے کی اشیاء فروخت ہونے کا پتہ چلا ہے۔ اس سلسلہ میں حیدرآباد پولیس کمشنر وی سی سجنار نے ڈی سی پیز، اے سی پیز کو پولیسنگ پر سختی سے عمل کرنے کا حکم دیا اور مقدمات اور تفتیش کی نگرانی پر زور دیا۔

## ڈی جی پی سی وی آنند کا دورہ ضلع عادل آباد، عوامی تحفظ، روڈ سیفٹی و دیگر پروگراموں میں شرکت

حیدرآباد۔ ) ڈائرکٹر جنرل پولیس تلنگانہ سی وی ا?نند چہارشنبہ کو عادل آباد ضلع کا دورہ کرتے ہوئے عوامی حفاظت مضبوط بنانے، روڈ سیفٹی کے سلسلے میں ا?گاہی پھیلانے اور سماجی ترقی میں کمیونٹی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے متعدد پروگراموں میں شرکت کی۔ عادل آباد ڈسٹرکٹ پولیس گیسٹ ہاؤس میں سی وی ا?نند نے پودا لگا کر شجرکاری کے پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے بچوں کے لیے ٹریفک ٹریننگ پارک کا افتتاح کیا، ایک ڈی-اڈیکشن سنٹر کا دورہ کیا اور ٹریفک سگنل کا معائنہ بھی کیا۔ سی وی ا?نند نے عادل آباد کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر میں مربوط سی سی ٹی وی مانیٹرنگ سسٹم کا افتتاح کیا۔ ضلع کے افسران نے بتایا کہ عادل آباد ضلع ناندیڑ، نرمل، کومرم بھیم ا?صف ا?باد اور مہاراشٹر سرحد کو جوڑنے والا ایک اہم ٹرانزٹ کوریڈور ہے۔ ان راستوں پر گاڑیوں اور لوگوں کی کثیرا?مدورفت کے پیش نظر سی سی ٹی وی نگرانی کا نیٹ ورک ٹریفک مانیٹر کرنے، حادثات روکنے، مجرمانہ سرگرمیوں کا پتہ لگانے اور عوامی حفاظت کو بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ عادل آباد پولیس کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے ڈی جی پی نے کہا کہ عادل آباد کو حیدرا?باد اور سائبرا?باد جیسے بڑے شہروں کے برابر محفوظ ضلع بننا چاہیے۔ انہوں نے ٹیکنالوجی پر مبنی پولیسنگ اقدامات کو ضلع ہیڈکوارٹرز کے ساتھ ساتھ چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں تک پھیلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ عادل آباد ضلع پولیس اے ا?ر ہیڈکوارٹرز میں سی وی ا?نند نے پولیس افسران اور عملے کے ساتھ تفصیلی جائزہ میٹنگ بھی کی۔ میٹنگ میں جائیداد سے متعلق جرائم، جرم کی روک تھام کی حکمتِ عملیاں، سائبر کرائمز، گشت کے نظام، سڑک حادثات کی روک تھام کے اقدامات، گانجہ اور دیگر منشیات کے مو?ثر کنٹرول جیسے امور پر بات چیت ہوئی۔ ڈی جی پی نے فعال پولیسنگ کی اہمیت پر زور دیا اور افسران کو ہدایت کی کہ وہ احتیاطی تدابیر مضبوط کریں تاکہ جرائم میں کمی ا?ئے اور عوامی تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے طلبہ اور نوجوانوں میں منشیات کے نقصانات اور مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے خطرات کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے اسکولوں اور کالجوں میں باقاعدہ پروگراموں کے ذریعے اینٹی نرکوٹکس اینڈ سیفٹی کلبز قائم کرنے کا بھی کہا۔ سی وی ا?نند نے تمام پولیس افسران کو عوام کے لیے دستیاب رہنے اور شہریوں کے ساتھ قریبی رابطہ برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ روزانہ مخصوص عوامی شکایات کے اوقات مقرر کریں، ترجیحاً تین سے پانچ گھنٹے کے درمیان، تاکہ شہریوں سے ملاقات اور ان کے مسائل کا حل ممکن بنایا جا سکے۔ انہوں نے اس عمل پر سختی سے عملدرا?مد کرنے کی ہدایت کی تاکہ عوام کا پولیس پر اعتماد بڑھایا جا سکے۔ ڈی جی پی نے جرائم کی نشاندہی اور تفتیش میں پولیس ڈاگ اسکواڈز کے مو?ثر استعمال کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ یہ اسکواڈ ملزمان کی نشاندہی اور شواہد اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس اجلاس سے گفتگو کے دوران ڈی جی پی نے کہا کہ روڈ سیفٹی مشترکہ ذمہ داری ہے اور ہر گاو?ں میں روڈ سیفٹی کمیٹیوں کے قیام کا مطالبہ کیا تاکہ ا?گاہی پیدا کی جاسکے اور ٹریفک سے متعلق مسائل کی نگرانی ہو سکے۔ ڈی جی پی نے مشاہدہ کیا کہ اگرچہ تلنگانہ نے بائیں بازو کی شدت پسندی کے چیلنج پر قابو پا لیا ہے، مگر معاشرے کو اب سائبر کرائمز اور منشیات کے منفی اثرات جیسے نئے خطرات کا سامنا ہے، جن پر مو?ثر توجہ اور حکمتِ عملی درکار ہے

## ریونت ریڈی کا حکومت پر کنٹرول ختم، لا اینڈ آرڈر کی ابتر صورتحال

### کھمم میں معصوم لڑکی کی عصمت ریزی، ملکاجگری میں خاتون پر فائرنگ، کویتا کا ردعمل

حیدرآباد۔ تلنگانہ رکشنا سینا کی سربراہ سابق ایم ایل سی کے کویتا نے ریاست میں امن وامان کی دگرگوں صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی زیر قیادت کانگریس حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ سوشیل میڈیا پر جاری ایک بیان میں انہوں نے الزام لگایا کہ ریونت ریڈی کے دور حکومت میں لا اینڈ آرڈر پوری طرح خراب ہوچکا ہے۔ خواتین اور معصوم لڑکیوں پر عصمت ریزی اور وحشیانہ حملوں کے واقعات روز کا معمول بن چکے ہیں۔ کویتا نے کھمم ہیڈکوارٹر میں پیش آنے والے ہولناک واقعہ پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک 50 سالہ شخص کی جانب سے 12 سالہ معصوم بچی کو درندگی کا نشانہ بنانا اور پھر اسے قتل کرنے کی نیت سے اپارٹمنٹ کی پانچویں منزل سے ڈھکیل دینا قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی ہیڈکوارٹرس پر اس طرح کے سنگین مظالم کھلے عام ہورہے ہیں تو ریاست کے دور دراز اور دیہی علاقوں میں خواتین اور لڑکیوں کے تحفظ کی کیا ضمانت ہے؟ ملکاجگری میں ایک شوہر کی جانب سے اپنی بیوی کو گولی مار کر ہلاک کرنے کے واقعے پر تنقید کرتے ہوئے کویتا نے پولیس اور انتظامیہ کی بڑی غفلت کو بے نقاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ ملزم تین ماہ قبل بھی سرعام بندوق کے زور پر لوگوں کو دھمکیاں دے رہا تھا اگر پولیس اسی وقت گرفتار کرکے سخت کارروائی کرتی تو آج ایک معصوم خاتون کی جان نہ جاتی اور پورا خاندان تباہ ہونے سے بچ جاتا۔ کویتا نے کہا کہ ریاست میں لا اینڈ آرڈر کی ابتر صورتحال ہوچکی ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی اپنی حکمرانی پر کنٹرول کھو چکے ہیں۔ حکومت ان تمام سنگین جرائم اور انتظامی کارروائی کی اخلاقی ذمہ داری قبول کریں۔۔

## تلنگانہ روڈ نیٹورک کو ملک میں مثالی بنانے کا عزم

### سڑکوں کی تعمیر ومرمت کیلئے ہائبرڈ اینوئٹی ماڈل کا استعمال: وزیر عمارت وشوارع

نلگنڈہ۔ ریاستی وزیر عمارات وشوارع اور سینماٹوگرافی کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی نے اعلان کیا ہے کہ ریاست بھر میں سڑکوں کی ترقی اور توسیع کے لیے ''ہائبرڈ اینوئٹی ماڈل (HAM)'' کے تحت 13 ہزار کروڑ روپے مالیت کے عظیم الشان منصوبوں کا سنگِ بنیاد 17 جون کو ریاستی وزیر اعلیٰ اے. ریونت ریڈی رکھیں گے۔ انھوں نے بتایا کہ حکومت تلنگانہ ریاست کے روڈ نیٹ ورک کو ملک میں مثالی بنانے کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت 6,300 کلومیٹر طویل سڑکوں کو 34 پیا کیج میں دو رخی شاہراہوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے لیے ٹنڈرنگ کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور ورک ا?رڈرز بھی جاری کیے جا چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے 2016ء میں متعارف کرائے گئے ہائبرڈ اینوئٹی ماڈل کو تلنگانہ میں کامیابی کے ساتھ نافذ کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ریاست کی بنیادی ڈھانچہ کو ترقی کی نئی رفتار ملے گی۔ اس کے علاوہ پنچایت راج محکمہ کے ذریعہ مزید 7 ہزار کروڑ روپئے کے ترقیاتی کام بھی انجام دیے جائیں گے۔ مسٹر کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی کے مطابق وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی 17 جون کو شام 4 بجے نلگنڈہ ضلع کے کنگل میں سڑک کے ترقیاتی منصوبوں کا سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ اس موقع پر دَرویش پورم ایلمّا مندر میں خصوصی پوجا کے بعد مختلف پروگراموں کا ا?غاز ہوگا۔ اس موقع پر ریاستی وزیر نے یہ بھی اعلان کیا کہ نلگنڈہ میونسپل کارپوریشن کے عوام کو چوبیس گھنٹے دریائے کرشنا کا صاف پانی فراہم کرنے کے مقصد سے 125 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی منظوری حکومت پہلے ہی دے چکی ہے اور وزیر اعلیٰ اپنے دورے کے دوران ورچوئل طریقہ سے اس کا بھی سنگِ بنیاد رکھیں گے۔

## نظام حیدرآباد کی شاہی وراثت کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن کے 110 سال مکمل

### قدیم تاریخ اور جدید ٹکنالوجی کا سنگم، ملک کا پہلا صد فیصد ایل ای ڈی اور وائی فائی سے لیس اسٹیشن

حیدرآباد: حیدرآباد کے ساتویں نظام میر عثمان علی خاں کی جانب سے 1916 میں تعمیر کردہ کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن 10 جون کو اپنے قیام کے 110 سال مکمل کر چکا ہے۔ یہ ریلوے اسٹیشن صرف ایک ریلوے ٹرمنل نہیں بلکہ آصف جاہی دور کی تعمیراتی مہارت کا ایک شاندار شاہکار ہے۔ کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن کی سب سے بڑی خاصیت اس کا منفرد طرز تعمیر ہے اسے گوتھک (Gothic) اور انڈو سارا سنیک طرز پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس تاریخی عمارت کے اوپر بنے گنبد اور مینارا سے کسی ریلوے اسٹیشن کے بجائے ایک محل یا قلعے کی شکل دیتے ہیں اس اسٹیشن کی تعمیر میں اس دور کے مشہور برطانوی انجینئرس اور مقامی کاریگروں نے مل کر کام کیا تھا۔ اس اسٹیشن پر ساتویں نظام میر عثمان علی خاں اور ان کے شاہی خاندان کے لیے ایک خاص 'شاہی ویٹنگ روم' بنایا گیا تھا جو آج بھی موجود ہے۔ جب نظام یا ان کے مہمان ٹرین سے سفر کرتے تھے وہ اسی کمرے میں قیام کرتے تھے۔ اس کمرے کی سجاوٹ فانوس اور فرنیچر آصف جاہی دور کی عکاسی کرتے ہیں۔ کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن اس دور کی مشہور نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے (NSR) کا سنٹرل ہیڈکوارٹر بھی تھا نظام حیدرآباد برصغیر کے ان چند حکمرانوں میں سے تھے جن کی اپنی ذاتی ریلوے لائنیں اور ٹرینیں ہوا کرتی تھی اور کاچی گوڑہ اس پورے نیٹ ورک کا دل تھا۔ تاریخی ہونے کے ساتھ ساتھ کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن نے اس جدید دور میں بھی ایک بڑا ریکارڈ اپنے نام کیا ہے۔ یہ جنوبی ہند (SCR) اور ملک کا پہلا ایسا بڑا ریلوے اسٹیشن بنا جہاں صد فیصد LED لائٹس لگائی گئی اور اسے مکمل طور پر ڈیجیٹل اور وائی فائی سہولیات سے لیس کیا گیا جس کے لیے کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن کو گرین اسٹیشن کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ اس اسٹیشن کے اندر ایک خوبصورت ریلوے میوزیم قائم ہے جو عوام کے لیے کھلا ہے۔ اس میوزیم میں آصف جاہی دور کے ریلوے سگنلس، پرانے زمانے کے ٹکٹ، نظام کی ٹرینوں کے ماڈلس، تاریخی تصاویر اور 100 سال پرانے دور کا مواصلاتی نظام نمائش کے لیے رکھا گیا ہے جو دیکھنے والوں کو ماضی کے سفر پر لے جاتا ہے۔

## جی ایچ ایم سی کا الرٹ، 377 خستہ حال عمارتوں کی نشاندہی

### مانسون سیزن کے دوران سیلر کی نئی کھدوائی پر پابندی۔ قواعد کی خلاف ورزی پر انتباہ

حیدرآباد۔ ) مانسون کے ا?غاز اور ادوران کسی بھی ناخوشگوار حادثہ کو روکنے کیلئے گریٹر حیدرا?باد میونسپل کارپوریشن نے ایک جامع اور فعال ایکشن پلان تیار کیا ہے۔ کمشنر جی ایچ ایم سی کرنن نے شہر کے تمام زونس میں خستہ حالت عمارتوں، قدیم باو?نڈری والس اور سیلرس کی کھدوائی کا فوری سروے کرنے کی سخت ہدایات جاری کی ہیں۔ اس سلسلے میں زونل کمشنرس، سرکل اے سی پیز اور متعلقہ حکام کے ساتھ ایک اہم ورچول میٹنگ بھی منعقد کی گئی۔ حکام کی جانب سے کئے گئے سروے کے مطابق شہر کے 6 زونس میں اب تک جملہ 377 خستہ حال عمارتوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے جن میں راجندر نگر زون میں 117، شمس ا?باد زون میں 75، سکندرا?باد زون میں 70، چارمینار زون میں 56، گولکنڈہ زون میں 47، خیریت ا?باد زون میں 12 عمارتیں شامل ہیں۔ کمشنر نے واضح حکم دیا ہے کہ ان عمارتوں کے مالکان کو فوری طور پر نوٹس جاری کئے جائیں گے۔ ضرورت پڑنے پر ان عمارتوں کو خالی کرانے سیل کرنے یا منہدم کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ خطرناک خستہ حالت عمارتوں کے اطراف بیریگیڈز لگا کر عوام کی نقل وحرکت کو کنٹرول کیا جائے گا۔ برسات کے موسم میں مٹی دھنسنے اور حادثات سے بچنے کیلئے جی ایچ ایم سی نے پورے مانسون سیزن کے دوران سیلر کی نئی کھدوائی پر مکمل پابندی عائد کردی ہے۔ جن مقامات پر پہلے کھدوائی ہوچکی ہے۔ وہاں حکام اس بات کا جائزے لے رہے ہیں کہ ا?یا کام اجازت ناموں کے مطابق ہورہا ہے اور حفاظتی معیارات پر عمل کیا جارہا ہے یا نہیں۔ کمشنر جی ایس ایم سی نے کھدوائی شدہ سیلرس میں پانی کو جمع ہونے سے روکنے کیلئے فوری اقدامات کرنے دیوار کی تعمیر، مٹی کی مضبوطی اور بیریکیڈنگ جیسے حفاظتی اقدامات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی۔ کرنن نے نوٹس کی اجرائی کے باوجود قواعد پر عمل نہ کرنے والوں کیخلاف سخت قانونی کارروائی کا انتباہ دیا۔ کمشنر جی ایچ ایم سی نے خستہ حالت عمارتوں میں رہنے والے عوام سے اپیل کی کہ وہ جانی نقصانات سے بچنے کیلئے فوری طور پر اپنے مکانات خالی کردیں اور بلدی عملے کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اس کے ساتھ ہی جن مالکان نے سیلر کی کھدوائی کی ہے انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ملحقہ عمارتوں کو گرنے سے بچانے کیلئے فوری طور پر تمام حفاظتی اقدامات کریں۔

## مردم شماری کا پہلا مرحلہ مکمل، تلنگانہ کی آبادی 4.20 کروڑ سے تجاوز

حیدرآباد۔ مرکزی محکمہ مردم شماری کی جانب سے تلنگانہ میں مردم شماری (Census) کا پہلا مرحلہ کامیابی کے ساتھ مکمل کرلیا گیا ہے۔ ابتدائی تخمینوں اور آن لائن درج کی گئی تفصیلات کے مطابق ریاست کی مجموعی آبادی 4.20 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ مردم شماری کا یہ پہلا مرحلہ 11 مئی سے شروع ہوکر 9 جون تک جاری رہا جس کے دوران ہر خاندان کی تفصیلات کا عمل مکمل کیا گیا۔ سال 2010-11 تک تلنگانہ کی مجموعی آبادی 3.50 کروڑ ریکارڈ کی گئی تھی اس کے مقابلے میں تازہ ترین تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ گزشتہ 16 برسوں میں 1.25 فیصد کی سالانہ شرح کے ساتھ ریاست کی آبادی میں 70 لاکھ کا نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گریٹر حیدرآباد اور آوٹر رنگ روڈ تک کے علاقے کی آبادی 1.5 کروڑ سے تجاوز کرنے کی توقع ہے۔ واضح رہے کہ سال 2011 کی مردم شماری میں حیدرآباد اور متحدہ ضلع رنگاریڈی کی مجموعی آبادی 92 لاکھ تھی۔ اس کے علاوہ 2010-11 میں جہاں تلنگانہ میں خاندانوں کی تعداد 83 لاکھ تھی وہیں اب نئے اعداد وشمار کے مطابق خاندانوں کی جملہ تعداد بڑھ کر ایک کروڑ 20 لاکھ تک پہونچنے کا امکان ہے۔ محکمہ مردم شماری کے مطابق یہ پورا عمل دو مرحلوں میں انجام دیا جارہا ہے۔ پہلے مرحلے کے تحت تقریباً 80 ہزار ملازمین نے ریاست بھر کی ہر عمارت، مکان، بنیادی ڈھانچے کی سہولیات اور خاندان کے ارکان کی تعداد کی

## تلنگانہ کے تمام اضلاع میں آج موسلا دھار بارش کی پیش قیاسی

حیدرا?باد۔ محکمہ موسمیات نے جون کو ریاست کے تمام اضلاع میں موسلا دھار بارش ریکارڈ کئے جانے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے ریاست کے تمام اضلاع کے لئے زرد الرٹ جاری کیا ہے۔ دونوں شہروں حیدرا?باد وسکندرا?باد میں ا?ج موسم میں پائی جانے والی گرمی کی شدت کے بعد ا? ئندہ 24 گھنٹوں کے دوران ابرا?لود مطلع' بارش اور درجہ حرارت میں گراوٹ کی پیش قیاسی کرتے ہوئے محکمہ موسمیات نے اپنے اعلامیہ میں کہا کہ دونوں شہروں حیدرا?باد وسکندرا?باد کے علاوہ شہر کے مضافاتی علاقوں میں ا? ئندہ 24 گھنٹوں کے دوران ہلکی اور تیز یا موسلا دھار بارشوں کا امکان ہے۔ گذشتہ یوم شہر حیدرا?باد میں ہوئی 4 سینٹی میٹر بارش سے شہر کی سڑکوں کے علاوہ نشیبی علاقوں میں موجود رہائشی علاقوں کی صورتحال انتہائی ابتر ہوگئی تھی اور کئی گھنٹوں تک شہر کی مصروف ترین سڑکوں پر ٹریفک جام کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ماہرین محکمہ موسمیات کے مطابق 11 جون کو شہر حیدرا?باد وسکندرا?باد میں درجہ حرارت میں نمایاں کمی ریکارڈ کی جائے گی۔ کم سے کم درجہ حرارت 26 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS
#22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in